الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ۔ دوا بینی شفا بینی عرض دار الامان بینی -

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عـلـہ (۳) ہندوستان سے باہر ے (۴) غیر مذاہب والون سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے عـا ۱۲
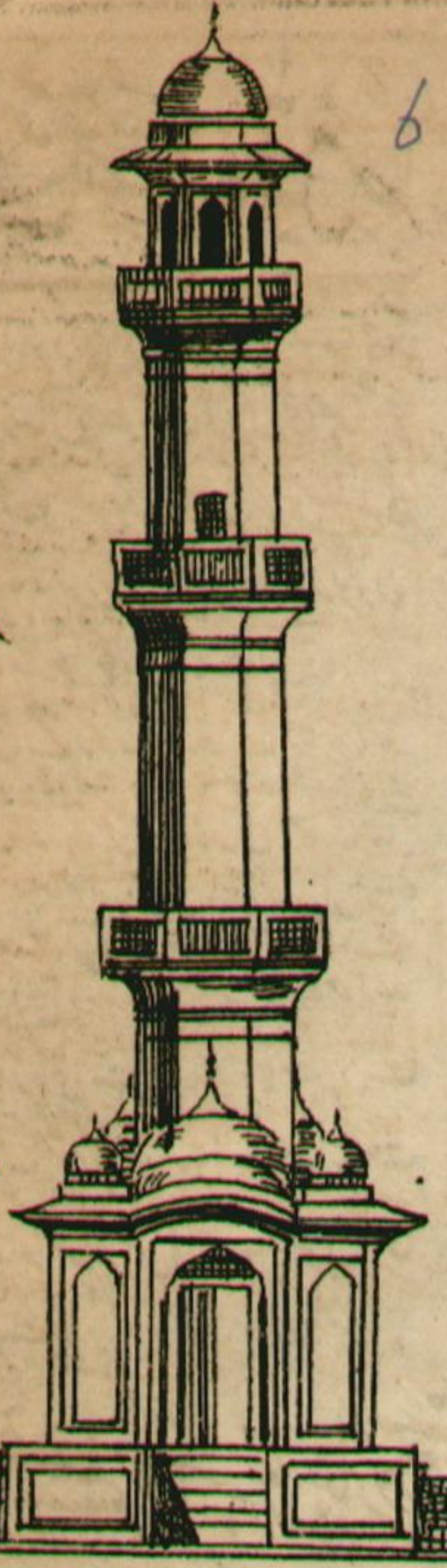
نمبر ۳۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۳۱ - اگست ۱۹۰۵ء ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

کون ہے؟ جو میری آواز سنتا ہے

بعض اہل الرائے لوگون کے نزدیک ایک ہی بات کا بار بار دوہرانا اور تکرار کرنا پر لطف نہین رہتا اور اپنے اثر کو زایل کر دیتا ہے لیکن ایک اور فریق ہے جو یہ کہتا ہے کہ

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس ✤ دربند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اس دوسرے گروہ کا یہہ بھی خیال ہے کہ ایک ہی بات کا تکرار آخر اثر کئے بغیر نہین رہتا - یہانتک کہ ایک موّاج دریا جو ایک پہاڑ سے جا کر ٹکر کہاتا ہے اور پیچھے ہٹ آتا ہے وہ بہی جب بار بار ٹکرین کہاتا ہے تو اپنا راستہ اس سنگلاخ مین بنا لیتا ہے - پہر انسانی قلوب مین ایک بات کا گھر کرنا کونسی بات ہے - اسی لئے انبیاء علیہم السلام کی یہی سنت چلی آتی ہے کہ وہ تھکتے نہین ہارتے نہین لوگ انکی باتون سے بے اعتنائی ظاہر کرتے انہین بطری اور مجنون کہتے بعض بیوقوف اور سفیہ خود غرض کہہ اُٹھتے لیکن وہ ایسے کوہ وقار ہوتے ہین کہ اپنی بات کہے جاتے ہین انکا یہ **استقلال** عزم الامور مین سے ہوتا ہے اور آخر ایک خارق عادت اثر پیدا کرتا ہے - پس مین بہی اس **اسوہ حسنہ** کو مد نظر رکہکر کہتا ہون -

ہر چند اس سے پہلے بہی بارہا عرض کیا گیا لیکن محض اس خیال پر کہ ان تحریرون پر کافی اور پورا نوٹس نہین لیا گیا آیندہ بھی خاموش رہین بالکل نامناسب ہے - کیونکہ قلوب کی مختلف حالتین ہوتی ہین بعض اوقات وہ ایک تحریر پڑھتے یا سُنتے ہین اور اس کا کچھ اثر نہین ہوتا لیکن دوسرے وقت وہ ایسی بیدار حالت مین ہوتے ہین کہ وہی تحریر یا تقریر ایک گہرا اثر کئے بغیر نہین رہتی - کیا عجب کہ یہہ مضمون میرے کرمفرما ناظرین بیداری کی حالت مین پڑہین ✤ **الحکم** کے چلانے مین جو مالی مشکلات میری راہ مین آپڑتے ہین وہ بعض اوقات ایسے پشت شکن ہوتے ہین کہ کوئی دوسرا شخص انہین محسوس بہی نہین کرسکتا ✤ مینے ایک مرتبہ اپنی مشکلات کا ایک مرقع ہدیہ ناظرین کیا تہا اکثرون نے اس سے متاثر ہو کر میرے ساتھ اظہار ہمدردی کیا - لیکن اکثرون نے اسے ایک معمولی طبع آزمائی کا نتیجہ سمجہا ✤

آپ بخوبی جانتے ہین کہ **الحکم** کے ذریعہ کس خدمت کا کرنا مقصود رکہا گیا ہے جسقدر فوائد الحکم سے قوم کو پہونچے ہین وہ قوم خود محسوس کر چکی ہے اور اقرار کر چکی ہے لیکن اس کے مقاصد کی اشاعت کا دائرہ اسقدر محدود ہے جو ایک **قومی** اور مذہبی اخبار کی حیثیت سے بہت ہی کم ہے - وہ قوم جو **اشاعت حق** کیلئے ایک خاص جوش اپنے اندر رکہتی ہے - جس جوش کی روح انکے اندر خدا تعالے کے ایک مامور و برگزیدہ کے انفاس قدسیہ کے ذریعہ آتی ہے اسکے مسلّم قومی آرگن کی اشاعت کا ایک ہزار کے اندر محدود ہو جانا اور اس سے متجاوز نہونا نہایت ہی تعجب خیز امر ہے - مین جانتا ہون کہ الٰہی سلسلون کی ترقی **تدریجی** ہوتی ہے اور انکے ماتحت نشوونما پانے والے سلسلون کا بہی یہی حال ہوتا ہے - لیکن اسکے یہ معنے نہین ہین کہ ہم ہاتھ پاؤن توڑ کر بیٹھ رہین اور اسباب کے حصول کے لئے کچھ بھی سعی نہ کرین - مین اس امر کا بہی اعتراف کرتا ہون کہ الحکم کی موجودہ اشاعت اسکے اخراجات کی کفیل ہے لیکن اس مین بہی کوئی کلام نہین کہ بعض احباب کا ادائے قیمت کی طرف سے بے پروا ہونا اور اجرا شدہ وی پی پیکٹون کا واپس کرنا اور اسی قسم کے مزید اخراجات پڑ کرنا کافی ہو جاتی ہے اور مطبع کی بعض دوسری مدّات پر بھی ہاتھ پہیر جاتی ہے -

اور پہر بھی آئے دن کسی نہ کسی قسم کے مشکلات کا سامنا رہتا ہے ✤ ان باتون کے علاوہ یہ ضروری امر ہے کہ اخبار کی **اشاعت** بڑہائی جاوے کیونکہ جسقدر اسکی مالی حالت مستحکم اور اچہی ہوگی اسیقدر وہ زیادہ مفید اور دلچسپ ہو سکے گا ✤ اس لحاظ سے مین سرپرستان الحکم کیخدمت مین التماس کرتا ہون کہ وہ اس کی ترقی اشاعت کیلئے سعی کرین اگر ہر ایک ضلع کی جماعت الحکم کی ایک ایک سو کاپی اپنے ضلع کے لئے لے تو یکدم اسکی تعداد کئی ہزار ہو سکتی ہے - ہمت اور سعی کیجاوے تو یہ کوئی بڑی بات نہین -

تاہم مین اسے کسی قدر ناقابل عمل سمجھ کر ہر **خریدار** الحکم کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ کم از کم مہینے مین ایک **خریدار جدید** تو الحکم کے لئے بہم پہونچائے ✤ جو لوگ الحکم کی **خدمات** اور اسکے **مفاد** کے دائرہ کو وسیع کرنے کے آرزومند ہین وہ میری اس تحریر پر توجہ کرینگے ✤ مین امید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر اپنا اثر کئے بغیر نہ ہوگی -

اور در اصل یہ سب کچھ موقوف ہے اللہ تعالے ہی کے فضل اور توفیق پر - اسلئے اس سے دعا ہے کہ وہ خود ہی قلوب کو ادہر متوجہ کرے - مین الحکم کی اگلی اشاعت سے توسیع **اشاعت الحکم** کا کالم پہر لکہونگا انشاء اللہ - اور ناظرین الحکم کو اس امر کیطرف متوجہ کرتا ہون کہ وہ اپنی متفقہ سعی سے اسی سال کے آخیر تک اور کچھ نہین تو دو ہزار تک ہی اسکی اشاعت کو بڑہا دین

پوچھا کچھ لکھا ہے (عصر جدید کے ایک مضمون کے جواب کے متعلق اشارہ تھا۔) ایڈیٹر

مینے عرض کیا کہ ابھی کچھ نہیں لکھا۔ اسپر فرمایا اس تکلیف مین اسکے متعلق عجیب عجیب راہین میرے دل مین آئین اور خدا تعالےٰ نے اس باطل کے کھلنے کی خوب تقسیم سمجھائی۔ اب توفیق کا ملنا اسی کے فضل پر موقوف ہے۔ مجھے اپنی بیماری مین اگر کوئی حسرت ہوتی ہے تو یہی کہ فلان رسالہ یا کتاب ختم ہو جاوے اور فلان خدمت دین ہو جاوے اور کچھ نہیں۔

پھر حضرت اقدس کی دعاؤن کے تذکرہ پر فرمایا کہ ایسی شفقت اور ہمدردی والدین مین بھی مینے نہین دیکھی۔ رات خود آواز دی اور حال پوچھا۔ جسقدر عرصہ تک احباب بیٹھے رہے ایسی ہی باتین کرتے رہے جن سے انکے قوی الایمان اور راستباز رضا بالقضا کے سچے عامل ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے پٹی کھولی۔ (اور زخم کو دھوکر دوسری پٹی لگائی اور احباب چلے آئے۔

دوسرے دن تکلیف اور بھی بڑھ گئی بخار شدید ہوگیا۔ اسکی صبح کو پھر احباب حاضر ہوئے۔ آج بہت ہی ضعیف تھے اور ساری رات سخت تکلیف مین کٹی تھی۔ بیٹھتے ہی فرمایا۔

رات بہت تکلیف ہی مگر مین اس حالت مین بھی اللہ تعالےٰ کو رب۔ رحمان۔ رحیم یقین کرتا ہون موت سے ہرگز مجھے کوئی خوف نہین اور مین اس سے نہین ڈرتا۔ مین اللہ تعالےٰ پر اسکی کتابون اور رسولون پر ایمان رکھتا ہون + یہہ کہتے ہوئے ٹھیس نے بیقرار سا کر دیا۔ آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ جسنے حاضرین پر بھی رقت پیدا کر دی پھر بڑے حوصلہ اور برداشت سے جیسے تندرستی کی حالت مین بات کرتے ہین باتین کرتے رہے جن کا خلاصہ اپنی درد و تکلیف کا اظہار ہی نہ تھا بلکہ حضرت حجۃ اللہ پر قوی ایمان اور عشق کا اظہار تھا۔ پھر پٹی کھول کر دوسری پٹی باندھی گئی۔ اسوقت بخار نہین تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

تازہ الہامات و رویا

۳۰ - اگست ۱۹۰۵ء - مولوی عبد الکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جسکو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ مین نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی رویا مین دیکھا۔ کہ " مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہین اور رو رہے ہین "

فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے مین طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔

۳۰ - اگست ۱۹۰۵ء (۱) رویا۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ مین چابیان ہین ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس مین اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے۔

۳۱ - اگست ۱۹۰۵ء - نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے مین غنودگی ہوکر سورۃ والعصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورت بطور الہام جاری ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح

نصف رات سے فجر تک مولوی عبد الکریم کے لئے دعا کی گئی۔ صبح کی نماز کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ ۳۱ - اگست کی رات کو دیکھا۔ مینے دیکھا عبد اللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر مینے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہین دستخط نہین ہوتے اسوقت مینے عبد اللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ مینے اسکو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہین نہ کسی کی سفارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ مین تیرا کاغذ لے جاتا ہون آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ مین بٹالہ مین اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اسکے عملہ کے لوگ ہین مین نے جاکر کاغذ اسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اسپر دستخط کر دو اس نے بلا تامل اسیوقت لے کر دستخط کر دئے۔ پھر مینے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا ہوشی سے پکڑو ابھی دستخط کیلئے ہین اور پوچھا کہ عبد اللہ کہان ہے اونہون نے کہا کہ کہین باہر گیا ہے۔ بعد اسکے آنکھ کھل گئی اور ساتھ ہی پھر غنودگی کی حالت ہوگئی تب مینے دیکھا کہ اسوقت مین کہتا ہون مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہین یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہین مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سی یہ مراد ہے۔ کہ سنور عربی مین بلی کو کہتے ہین اور علم تعبیر کی رو سے بلی ایک بیماری کا نمونہ ہے عبد اللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبد اللہ جو بیمار ہے فرمایا طب تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے درا محکمہ پردہ مین ہے جب تک وہان دستخط نہو کچھ نہین ہوتا۔ (۴) ۳۱ - اگست ۱۹۰۵ء بعد ظہر الہام ہوا۔ اَرِنی زلزلۃ الساعۃ۔

محاکمہ بابت تصلیب مسیح و شمعون

پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۳ - جولائی ۱۹۰۵ء مین شیخ عبد الواحد صاحب کی طرف سے مسیح کی جائے شمعون کی تصلیب پر ایک مضمون چھاپا گیا تھا۔ جس کی مسٹر جی ڈانیل صاحب تردید کر کے زور دیتے ہین کہ صلیب پر جو شخص مصلوب ہوا۔ وہ مسیح ہی تھا لیکن درحقیقت ان دونون صاحبان مین کوئی اصل مقصود تک نہین پہونچا۔ زیادہ افسوس شیخ عبد الواحد صاحب پر آتا ہے جنہون نے قومی تواتر در کنار قرآن مجید کی بھی کچھ پروا نہین کی۔ کیونکہ قرآن مجید کو اگر تدبر کے ساتھ پڑھا جائے تو مسیح کی مطلق صلیب کی نفی ہرگز ثابت نہین ہوتی۔ ہان صلیب کی جو علت غائی تھی۔ اس کی بڑے زور سے نفی کی گئی ہے۔ اگر شیخ صاحب کے خیال کے مطابق مصلوب کوئی دوسرا شخص تھا۔ تو قرآن اور احادیث نے کیون اسکو بیان نہین کیا۔ اگر آپ کو قرآن دانی کا دعویٰ ہے تو جملہ ولٰکن شُبِّہ مین جو ھُوَ ضمیر مضمر ہے۔ اسکا مرجع بھی کوئی تجویز کیا ہوتا۔ ورنہ کسی ضمیر کا خودبخود پیدا ہو جانا نحو کے کونسے قاعدہ سے درست ہے۔ میرا اسبات پر کامل ایمان ہے کہ آج روئے زمین پر قرآن کریم ہی ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے جو بلاغت و فصاحت وغیرہ ایسی بے شمار خوبیون کو رکھتے ہوئے ایک یہ خوبی بھی رکھتی ہے۔ کہ اس مین اختلاف کا نام تک نہین۔ یہ ایک الگ بات ہے۔ کہ کسی نے ترجمہ کرتے وقت قرآن کے ہر ایک مقام کو مد نظر نہ رکھا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک اس بے عیب کلام پر جسقدر اعتراضات کئے گئے ہین۔ وہ ان ترجمون اور شخصی رایون کا نتیجہ ہے۔ جو خود بھی ایک دوسری کے مخالف ہین۔ ورنہ قرآن شریف اپنے اصل الفاظ کے ساتھ اب تک بدستور موجود ہے۔ کیا کوئی ہے جو اس کے ایک حرف پر بھی نکتہ چینی کر سکے۔ کاش کہ ہمارے موجودہ علماء مسیح سے کسی دوسرے شخص کو منتقل کرتے وقت آیت (اختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لآیات العالمین کو بھی پڑھ لیا کرین۔

مین اسبات کو تو ضرور مانتا ہون۔ کہ صلیب پر جو شخص چڑھایا گیا۔ وہ واقعی مسیح تھا۔ مگر صلیب کے ذریعہ جو اس کا مارنا اور مصلوب کرنا مطلوب تھا اس سے بھی مجھے قطعی انکار ہے۔ کیونکہ یہودیون کا اس سے نامراد رہنا انجیل سے بھی ثابت ہے۔ اگر مسٹر جی ڈانیل صاحب خواہش کرینگے تو سب انجیلی آیات کی تفصیل سے دریغ نہین کرون گا۔ دیگر قرآن کریم نے اس واقع کو جس خوبی سے بیان کیا ہے۔ اس مین غیر متعصب اہل تحقیق کے لئے کوئی کمی نہین رکھی گئی۔ مجھے بھی ایک بڑے تفکر کے بعد یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ قرآن شریف مین یہودیون کی جس بیان کردہ (یعنی قتل بالصلیب) موت کی نفی کیگئی ہے۔ حقیقت مین وہ ایک ایسی موت ہے۔ جو تقرب اللہ سے روکتی ہے۔ یہودیون کا اغراض بھی تو اسی روحانی رفع پر تھا چنانچہ وہ یہ کہتے تھے۔ کہ اس کی پیدائش (نعوذ باللہ) صحیح نہین۔ جس سے وہ اس کو دعوے رسالت مین بھی صادق نہین سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ اس کو صلیبی یعنی لعنتی موت سے مارنا چاہتے تھے۔ حتےٰ کہ انہون نے اپنے خیال مین مار بھی دیا۔ مگر قرآن کریم مین اسکی اس طرح تردید کیگئی ہے۔ کہ صلیب دیئے جانے کا جو مفہوم تھا۔ وہ اس پر وارد نہین ہوا۔ ہان صلیب پر چڑھائے جانے سے مشابہ بالمصلوب ضرور ہوگیا تھا۔ جس سے یہودیون نے مسیح کو مردہ سمجھ لیا۔ اناجیل سے بھی پایا جاتا ہے۔ کہ مسیح ہرگز صلیب پر نہین مرا۔ اگر مرجاتا تو بھالا مارنے پر اسکی پسلی سے لہو اور پانی کیون نکلتا۔ آجتک کسی نے بھی نہین سُنا کہ مردہ جسم سے کبھی خون نکلا ہو انجیلون سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح تین گھنٹون سے زیادہ صلیب پر نہین رکھے گئے۔ ورنہ پلاطوس کا تعجب کرنا کیا معنے رکھتا تھا۔ اگر مسٹر جی ڈانیل صاحب کو واقعی اس معاملہ مین تحقیق منظور ہے۔ تو انجیل متی کے اس مقام کو غور کر کے پڑھین۔ کہ جہان مسیح نے فقیہون اور فریسیون کے نشان مانگنے پر یہ جواب دیا۔ کہ اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہین۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوائے کوئی نشان دکھایا نہ جائیگا کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ مین رہا۔ ویسا ہی ابن آدم تین دن رات کے اندر رہیگا اب یہان چند اعتراضات پیدا ہوتے ہین۔ کہ کیا یونس مچھلی کے پیٹ مین زندہ گیا تھا۔ امر کہ صاف ظاہر ہے۔ کہ یونس زندہ ہی مچھلی کے پیٹ مین گیا تھا۔ برخلاف اسکے اگر مسیح مر کر زمین مین گیا۔ تو مماثلت کہان ثابت ہوئی۔ دوسرا یہ کہ مسیح نے تمام عمر مین اس نشان کے سوا دوسرا کوئی نشان نہین دکھایا۔ تیسرے یہ کہ مسیح خدا اور ابن اللہ بھی نہین تھا۔ بلکہ دوسرے انسانون کی طرح وہ بھی ایک انسان ہی تھا

راقم خاکسار محمد حسین احمدی از مزنگ لاہور۔

دار الامان کا ہفتہ

۱ - اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و آپکے اہل بیت خدا کے فضل و کرم سے اچھے ہین حکیم الامت کی صحت بھی اچھی ہے۔

۲ - موسمی حالت خطرناک ہے امساک باران کیوجہ سے فصلین خشک ہو رہی ہین اللہ رحم کرے۔

درخواست دعا

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم

مراسلات

اَحَاطَ عَلَیٰ

بتو بر میدان فصاحت مخدوم الملة مولوی عبد الکریم صاحب نے اپنے مضمون بلاغت مشحون کفریا الرسول کی حیرت انگیز مضامین جو کچھہ لکھا وہ نادان معترض کے لئے بالکل کافی بلکہ کافی سے بڑہکر تہا کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ الفاظ کی توپون نے کذب و تزویر کی قلعی کو بالکل مسمار کر دیا - اور مخالف کو کوئی جگہ پناہ لینی کی نہ رہی -

حقیقت مین ایک سچے مسلمان کو رسول اکرم افصح العرب والعجم کی حدیث دیکھہ لینے کے بعد جسمین احاطہ کا صلہ علےٰ آیا ہے - کوئی بھی شک وشبہ نہ رہنا چاہئے بلکہ بڑی خوشی سے اپنی تمام تحریر کو جو مخالفانہ رنگ مین نادانی سے لکھی گئی ہو - جھٹ خاطر کر دینا چاہئے - مگر افسوس کہ بیجا التعصب اپنی بات کی پیچ اور معاصرین مین نمائشی عزت - غلطی تسلیم کرنے سے مانع رہی اور رہیگی

تعجب ہے کہ جب مولویصاحب مکرم نے حدیث ملعون من احاط علی مشربة پیش کی اور یہ بھی بیان فرما دیا کہ جیسے یہان علےٰ بلحاظ تصرف و استیلا آیا ہے اور اس نے یہ فائدہ دیا کہ اسے بیگانون سے روک کر اپنے لئے خاص کر لیا ایسے ہی فقرہ زیر بحث مین علےٰ صلہ لانے سے ، اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ اللہ تعالےٰ کی روح نے جبیر پورا پورا تصرف اور استیلا کیا یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنا لیا اور اغیار سے بیگانہ کر دیا - پھر لسان العرب سے احاطہ کا صلہ احاط علیہا اور اذا لم یحیط علیہا سے دکھایا - اور مد القاموس سے بھی احاط علیہ بتلایا - تو اسکے بعد کونسی کسر علمی پردہ دری مین رہ گئی تہی - جو کبھی جہٹی لکھکر اپنی فضیحت کے موجب ہوئے ! حضرت سنئے مین ایک اور طریقہ مین آپ کو یہ مسئلہ سمجہاتا ہون - امید ہے کہ آپ نے صرف میر کا نام لیا حالانکہ اس مین اس مسئلہ کا نام ونشان نہیں - معلوم ہوتا ہے کتاب وغیرہ کبھی دیکھی نہین یونہی نام لے دیا - ہم آپ کو اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے کافیہ اور اس کی شرح فوائد ضیائیہ (شرح ملا جامی) مع حواشی کا پتہ دیتے ہین - اسکے پڑھ لینے کے بعد آپ کو ایسے صلات کے ذکر کا قاعدہ کلیہ مل جائیگا - اور پھر فصحاء کے کلام پر اعتراض کرکے خواہ مخواہ عرصہ تیر ملامت نہ بنینگے کافیہ مین ہے الاعراب ما اختلف الخ

بہ لیدل علی المعانی المعتورة علیه دیکھیئے یہان صلہ علےٰ آیا ہے حالانکہ اس کا صلہ علےٰ نہین ہوتا -

مولانا جامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہین - اے علے المعرب علے تضمین مثل معنی الورود و الاستیلاء - اسپر ملا جامی وغیرہ لکھتے ہین التضمین هوان یلاحظ فی فعل اوصفته معنے فعل وصفته آخر - بقرینة ذکر متعلق الملاحظ بوره بحیث یکون الاول مقیدا والثانی قیدا یعنی یقصد بلفظ فعل معناه الحقیقی ویلاحظ معه معنی فعل آخر بذکر شے من متعلقات الآخره او حذف -

وب سنئے حضرت اقدس علیہ السلام نے احاط کے ساتھہ بلحاظ معنی استیلا کو واستوی علی جسمی وتقسی فی صحن وجود حتی ماابقی منی ذرة اور غلبت علے غایة مشدیدة وغیرہ سے بتا دیا اور بخوبی سمجہا دیا کہ اس کلام کا معنی یہ ہے کہ "احاط مستولیا ومتصرفا علےٰ روحنی" یعنی صلہ علےٰ ساتھہ ذکر کرکے بلحاظ معنی استیلاء بطور قید جتلا دیا ہے اور یہ کہین نہین فرمایا کہ احاط کا اپنا صلہ علےٰ ہی ہے - (جب نہین امولوی صاحب نے بہت سی مثالین دیکر آپکو مبہوت کر دیا -

پھر مین پوچھتا ہون کہ اس مین کیا شک ہے کہ یہان احاطہ کا صلہ علےٰ آگیا ہے - ترکیب نحوی علےٰ کو احاطہ کے متعلق کہوگے یا نہین - آپ نے خود تقدیر عبارت بیان کرکے علےٰ کو احاطہ کے متعلق کر دیا جہان فرمایا ملعون من احاط بالمشربة علےٰ سبیل التملک - فرمائیے یہ علےٰ کس لفظ کا صلہ ہے احاط کا ہے یا کسی اور کا -

پھر آپ فرماتے ہین جن معنون کی رعایت سے حدیث مین علےٰ آیا ہے وہ اس عبارت مین مفقود ہے - یہ کیسے ؟ ذات باری کا "تصرف" اشیاء پر پہلے سے ہی ہونا اس بات کا منافی نہیں کہ اولیٰ تصرف کے ماسوا کسی اور قسم کا تصرف و استیلاء واقع نہ ہو - بلکہ نئے استیلاء و تصرف کا اظہار جو بیان بالتخصیص ضروری ہے - وہ بغیر صلہ علےٰ کے ہوہی نہین سکتا تہا - اسلئے اس نئے استیلاء کو جتانی کے لئے یہ صلہ لایا گیا - اگر علےٰ نہ لایا جاتا - تو استیلاء روحانی و فناء نفسانی کا مزید فایدہ حاصل نہ ہوتا - (حالانکہ آپ کہتے ہین علےٰ نے مزید فائدہ نہین دیا -)

استوفانی کو احاط علےٰ کا مفسر کیون ٹھیرا دیتے ہو - وہ تو دوسرے مضمون مین ہے واستوی علے جسمی جو اتحاد روحہ احاط علےٰ کے متصل ہے

علہ مضاف مضاف الیہ مین تغایر اعتباری ہے پس آپکا اعتراض صحیح نہین - ۱۲

کیا وہ نظر نہین آیا ؟ مولویصاحب کی کم نظری کی شکایت اور اپنا یہ حال فبئس العمی عمی القلب -

قرآن مجید مین " واللہ محیط بالکفرین " - آناہن بات کا ثبوت نہین کہ احاطہ کا صلہ علےٰ نہین آتا - یہان تو احاطہ علمی مراد ہے - اگر غضب کا احاطہ مراد ہوتا تو ضرور صلہ علےٰ آتا -

یہ بھی غلط ہے کہ منع غیرہ منتہ اور آپ کو غیرون سے بیگانہ بنا دیا مین فرق بین ہے - غرض تشابہت ہے ولو بوجہ ہر ایک امر اور ہر ایک وصف مین اتحاد ضروری نہین -

اور یہ جو کہا کہ وہ گہاٹ پہلے اسکے قبضہ مین نہ تہا - اس کا جواب سنئے کہ جیسے گہاٹ پر اس کا استیلاء پہلے نہ تہا ایسے ہی یہ تصوف و استیلاء صفات ربانی بھی سالک کی روح وجسم پر پہلے واقع نہ ہوا تہا بلکہ یہ خدا تعالےٰ کی تجلی بطور تجدد واقع ہوئی ہے اور ایک خاص حالت کا نام ہر ایک پر ایسا احاطہ نہین ہوتا - ورنہ عوام الناس اور اولیاء اللہ مین فرق کیا ہوا -

معلوم ہوتا ہے آپ قاعدہ تضمین کو جسمین اعلےٰ درجہ کی بلاغت ہے نہین جانتے ورنہ آپ یہ نہ کہتے کہ علےٰ اظہار صورت کے لئے آتا ہے اور نہ تقدیر عبارت غلط کرتے - صحیح تقدیر یون ہے من احاط متملکا علے المشربة یامن تملک علے المشربة محیطاً کیونکہ تضمین میں قاعدہ تقدیر یہ ہے کہ فعل یا صفت مذکور کو اپنی جگہ ذکر کرکے فعل ملاحظ کو بطور حال ذکر کیا جائے - یا فعل ملاحظ کو مع صلہ ذکر کرکے فعل مذکور کو بطور حال لایا جائے - چنانچہ المعانی المعتورة علیه کی تقدیر یہ ہے - المعانی المعتورة واردة علیه المعانی الواردة علیه معتورة -

احاطت الظلمة علےٰ کل جهة مین بھی یہی قاعدہ سمجھئے یعنی دراصل احاطت الظلمة مستولیا علےٰ کل جهة ہے - اسکی تائید کل جهة سے ہورہی ہے کہ بوجہ غلبہ ظلمت کا احاطہ بطور تملک و تصرف و استیلاء ہے -

آپ کی تمام علمیٰ توں کا جواب ہو چکا - باقی اڑہائی ورق غیر متعلق ہین - جنہیں سوائے استہزاء وطعن وتشنیع کے کچھہ نہین - مین حیران ہون کہ مسئلہ علمی ہوتا ہے اور زنانہ طبیعتیں طعنے مینے دیکر فتح حاصل کرنا چاہتے ہین - یہہ شہادت القرآن جس پر آپکا بڑا ناز ہے مدت ہوئی مین اس کی دھجیاں اڑاچکا ہون - ایک ضخیم کتاب چھپ رہی ہے جسمین علاوہ دیگر مخالفین کی کتابون (سیف چشتیائی - الہامات مرزا - ذرہ تا ذرہ غایت المقصود) کی اس شہادت کا جواب بھی ہے عنقریب حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر نور افزائے چشم تحقیق ہوگی - یہ کتاب ایک برس سے لکھی جا چکی ہے - مگر ایسے موانع پیش آگئے کہ پریس مین ادہوری پڑی رہ گئی - سلم الوصول و نزول الملائکه کا جواب میری دوسری تصنیف مین دیکھئے جس کا حجم اڑہائی سو اوراق سے زیادہ ہوگا - اور جسمین احمدی مذہب کے تمام عقائد کو بالتفصیل بادلائل بیان کیا گیا ہے - یہ کتاب پریس پر دینے کا انتظام ہو رہا ہے -

وہ کونسا میدان ہے جو آپ نے جیتا ؟ کیا زبان کی چالاکی سے جاہلون کو بھڑکا کر تالیان بجوا دینے کا نام فتح ہے ؟ شرم !

کب آپ قلم ہاتھہ مین لے کر ٹھنڈے دل سے تحقیق کرنے پر تیار ہوئے - آپ کا تو یہ کام ہی گئے اور احمدیون کے خلاف ایک جوش پیدا کر دیا - پھر عوام الناس نہ کسی کی سنتے مین اور نہ سمجھتے ہین ایسی صورت مین کلمہ حق کو کوئی کیا سمجھے -

مورخہ ۵ - اگست ۱۹۰۵ء - احمدی گجراتی از گولیکی ضلع گجرات

کفارہ کے ثمرات

عیسائی ممالک مین اتوار کے دن خاص مذہبی تعلیم کا مدرسہ لگا کرتا ہے ایسے ایک مدرسہ کے ایک سپرنٹنڈنٹ صاحب اس جرم مین گرفتار ہوئے کہ وہ جلتی تیلیان بچون کی انگلیون پر لگانے کی سزا دیا کرتے تہے - اور ایسے ہی عیسوی دینی مدرسہ کے ایک اور سپرنٹنڈنٹ صاحب اس جرم مین ماخوذ ہوئے ہین کہ انہون نے بعض لڑکیون کے ساتھہ جو ان کے مدرسہ مین تعلیم پانے آتی تہین - ناقابل ذکر فعل کا ارتکاب کیا اس کا نام ایڈورڈ مالی ٹو تحریر ہے -

انڈیا مین پادری شلٹز صاحب گرجا سے موقوف کئے گئے - جرم یہ ہے کہ کسی مد مین سات سو روپیہ کا پتہ نہین لگتا - اور بعض دروغگوئیان پادری صاحب سے واقع ہوئی ہین اور ہمسایون کے ساتھہ آپ سخت بدسلوکی - بلکہ مار پیٹ کے ساتھہ پیش آتے رہے ہین - وغیرہ -

لاکراس کے پادری ہوفر صاحب ایک ۸ سالہ لڑکی کے ساتھہ موںہہ کالا کرنے کے جرم مین گرفتار ہین چار ہزار کی ضمانت پر مقدمہ چل رہا ہے -

(بدر)

رسید آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۷ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- بابو غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر [illegible] مدرسہ ۱۵ر
۲- مولوی محمد اسماعیل صاحب جمالی - تنزلودی ضلع گوجرانوالہ مدرسہ [illegible]
۳- میاں الٰہی [illegible] صاحب و رحیم بخش کتب فروش گجرات [illegible]
۴- بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور مدرسہ عہ

۱۸ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- میاں دولت خان صاحب ازبیاس قربانی فنڈ ۴ر مدرسہ [illegible] بیرون [illegible]
۲- میاں محمد علی صاحب ” مدرسہ عہ
۳- مولوی محمد یمین صاحب و دیگران مانسہرہ مدرسہ [illegible]
۴- بابو محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین الہ آباد مدرسہ عہ
۵- بابو فرزند علی صاحب سٹیشن ماسٹر مدرسہ [illegible] یتامیٰ ۸ر
۶- منشی عنایت اللہ صاحب جیسند سوان ضلع گوجرانوالہ مدرسہ ۱۰ر
۷- شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور مدرسہ عہ
۸- منشی محمد ابراہیم صاحب ڈیکیی نیٹر اٹک ساکن [illegible] مدرسہ [illegible] بیرون [illegible]
۹- مولوی جان محمد صاحب لالیان ضلع جھنگ مدرسہ عہ
۱۰- منشی محمد دین صاحب بلانی ضلع گجرات مدرسہ ۶ر
۱۱- منشی نور بخش صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ مدرسہ [illegible]
۱۲- منشی طفیل احمد صاحب چندوسی مدرسہ ۱۲ر

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- ڈاکٹر سید جلال صاحب بربرا (افریقہ) مدرسہ [illegible]
۲- ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر مدرسہ [illegible]

۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- منشی عبدالعزیز صاحب اہلمد کلکٹری سہارنپور مدرسہ ۸ر
۲- ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مدرسہ ے
۳- مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن مدرسہ ے

۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- مرزا عباس علی صاحب گارڈ کوہاٹ مدرسہ [illegible]
۲- بابو عطا الٰہی صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر لالہ موسیٰ مدرسہ [illegible]

۲۲ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- منشی گلاب دین صاحب مدرس رہتاس مدرسہ ۸ر

۲۳ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- مولوی شیر علی صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ قادیان [illegible]

۲۴ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- اسماعیل آدم صاحب بمبئی مدرسہ ے
۲- حافظ نور محمد صاحب ڈھک بازار پٹیالہ مدرسہ عہ

۲۵ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن شاہپور مدرسہ [illegible]
۲- چودھری فضل دین صاحب مندرانوالہ ضلع سیالکوٹ مدرسہ ۷ر
۳- جان محمد صاحب مدرس اول فارسی سکول ڈسکہ مدرسہ [illegible]
۴- میاں رحیم بخش صاحب سکنہ ڈسکہ مدرسہ ۴ر

۲۶ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- شیخ [illegible] صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ مدرسہ ۸ر
۲- میاں محمد علی صاحب [illegible] دفعدار کور [illegible] انبالہ مدرسہ [illegible]
۳- قاضی عبدالرحیم نقشہ نویس شہر جموں مدرسہ عہ
۴- میاں عبدالواحد صاحب خان نشانان مس کوٹ جہانسی مدرسہ ۸ر
۵- میاں حافظ نور احمد صاحب اینڈ کو احمدی
” اکولہ تاجنا [illegible] مدرسہ عہ
۶- جماعت راولپنڈی معرفت حکیم نظام جان صاحب راولپنڈی مدرسہ [illegible]

۲۷ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- ڈاکٹر محبوب عالم صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ جے پور سکین فنڈ [illegible]
۲- مرزا ظہور علی صاحب احمدی شاہجہانپور مدرسہ [illegible]

۲۹ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- ماسٹر عبدالرؤف صاحب ٹیچر بھیروی کپور تھلہ مدرسہ [illegible]
۲- جماعت سمبڑیال معرفت حسن محمد خان [illegible] سمبڑیال ضلع سیالکوٹ [illegible]
۳- منشی فضل الٰہی صاحب ڈیکیی نیٹر مانسہرہ ضلع ہزارہ مدرسہ ۷ر

۳۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- پیر برکت علی صاحب صنع رنگ ضلع گجرات مدرسہ ۸ر

۳۱ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱- ڈاکٹر محمد علی خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کنڈی [illegible] مدرسہ [illegible]
۲- جماعت احمدیہ [illegible] معرفت سکرٹری انجمن احمدیہ مدرسہ [illegible]
۳- جماعت مردان معرفت منشی محمد یوسف صاحب
” اپیل نویس مردان مدرسہ [illegible]

درخواست نکاح

ایک نوجوان احمدی شیخ قانونگو عمر ۱۸ سال خواندہ جسکی دوکان سوداگری کتب فروشی و جلد سازی شہر جموں میں ہے اچھی حیثیت اور معقول گذارہ رکھتا ہے کسی احمدی بھائی کے ہاں شادی کا خواہشمند ہے مزید حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - جو شیخ رحیم بخش نیر ونالدین احمدی تاجران کتب و سوداگران اردو بازار جموں کے نام ہونی چاہیے -

۲- مولوی غلام رسول صاحب راجیکے جو ایک عالم آدمی ہیں بڑے دیندار اور مخلص احمدی ہیں غیر احمدیوں میں ناطہ کرنا برا سمجھتے ہیں نوجوان ہیں عمر کوئی پچیس چھبیس سال کی ہوگی -

میں ذاتی طور پر مولوی صاحب ممدوح کو جانتا ہوں بڑے شریف الطبع اور مخلص احمدی ہیں - جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں بذریعہ ایڈیٹر الحکم یا براہ راست مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات سے خط و کتابت کریں -

کالج فنڈ کی رسید زر

منشی عبدالغنی صاحب محکمہ جنگلات بیاس ۲ر
میاں کریم داد صاحب ساکن دوالمیال [illegible]
میاں عبدالواحد خان صاحب جہانسی [illegible]
منشی برکت علی کلرک امین آبادی [illegible]
بابو برکت علی صاحب از شملہ [illegible]
میاں محمد حسین پنجابی از مدراس [illegible]
شیخ محمد حسین صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات پنڈی [illegible]
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور ۱۲ر
میاں رحمت اللہ صاحب احمدی بنگہ ۱۵ر
منشی ولایت شاہ صاحب مدرس لورالائی ۱۲ر
منشی غلام نبی صاحب پٹواری مریدوالہ [illegible]
بابو غلام حیدر صاحب کلرک ڈاکخانہ مری ۸ر
بابو غلام حسن صاحب بابو قادر بخش صاحب از ٹوبہ ٹیک سنگھ [illegible]
منشی محمد شفیع صاحب اپر چناب نہر گوجرانوالہ ۲ر
منشی نور الدین صاحب کلرک گورداسپور ۴ر
مرزا نذر علی صاحب صوابی [illegible]
مولوی فضل حق صاحب پٹیالہ دوسال [illegible]
مولوی محمد عبداللہ صاحب ناظر سررشتہ تعلیم پٹیالہ دوسال [illegible]
منشی سراج الحق صاحب محرر پٹیالہ ” [illegible]
منشی غلام نبی صاحب ساکن جمن تحصیل بھیرہ [illegible]
جماعت شملہ [illegible]
منشی عبدالعزیز صاحب ہیڈ ماسٹر متھرا [illegible]
بابو غلام محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیروبی (افریقہ) [illegible]
میاں عظیم شاہ باورچی ” [illegible]
میاں عظیم خان ” [illegible]
منشی نادر خان صاحب انسپکٹر پولیس ” [illegible]
میاں چاند خان صاحب احمدی جہانسی [illegible]
بابو غلام محمد صاحب لاہوری [illegible]
متفرق از لاہور معرفت قریشی صاحب ۸ر
منشی امام الدین صاحب پٹواری لوہ چپ [illegible]
مولوی غلام نبی صاحب قادیان ۲ر
بابو قادر بخش صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۴ر
بابو اصغر علی صاحب کلرک دو ماہ ۶ر
محمد عارف طالب علم قادیان ۲ر
پیر برکت علی احمدی ۸ر
حافظ فتح الدین صاحب نمبردار مرار [illegible]
ماسٹر ہدایت اللہ صاحب از جہلم [illegible]
بابو فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر [illegible]
میاں مہر الدین و کرم الدین از لالہ موسیٰ [illegible]
معرفت مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ [illegible]
بابو محمد اسماعیل صاحب لنب گراؤن [illegible]
بابو عبدالرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لودہانہ [illegible]
میاں نیاز احمد خان صاحب گوالیار [illegible]
(باقی آئندہ)

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اٹھاؤ

مینے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جس مین اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دکھ اٹھا رہے ہیں انسے بقدر طاقت ہمدردی کرون مینے نہ نیپال کا سفر کیا ہے۔ نہ مجھے کسی سادھو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہان مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے مین بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا - اور وہ یہ ہے کہ سالہا سال سے مین مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب مین ان کے ماتحت اور نگرانی مین ہر قسم کے مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون اور اب تک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضون کی خط وکتابت اور ان کے لیے نسخہ جات کا تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے - پس جو لوگ حضرت حکیم الامتہ کے طریق علاج اور آپ کی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہیں اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ایسے واقف کار موجود نہون انکے لئے اتنا کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعویٰ کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے - اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمین بھی میرا اصول یہی ہوگا - کہ **امراض عامہ** جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتی ہین کا علاج تو ان ہزارہا مرتبہ آزمودہ اور مجربات نسخون کے ذریعہ ہوگا جو مولوی صاحب کے **مطب** مین ہمیشہ مستعمل ہوتے ہین اور خاص اور قابل غور امراض مین مولویصاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کرینگے - اس بنا پر یہ شفاخانہ جسکا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکھا گیا ہے مین نے قادیان مین کھولدیا ہے اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامتہ کی طبی **تحقیقات** اور **مجربات** کو جو ویدک - یونانی - ڈاکٹری - اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے بذریعہ رسالجات یا کتب کے شایع کیا جاوے -

---

سرمہ زنگاری - حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزارہا مریضون پر آزمایا ہوا آنکھوں کی بہت سی بیماریوں خصوصاً جالا - دھند - پہلا - (یعنی آنکھوں مین سرخ ڈورے پڑجانا) ڈھلکا آنکھوں مین پانی زیادہ آنا - جرب جسمین پلکون کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کیلئے مفید قیمت فی تولہ ۸ ر **سرمہ نور العین** - مجرب اور آزمودہ ہر ایکقسم کی آنکھونکی بیماریون مین اکسیر ہے جسمین بڑا جز ممیرا ہے قیمت فی تولہ عہ **آتشک کی گولیان** قیمت فی ڈبیا عہ **مرہم آتشک** فی ڈبیا ۸ ر **سفوف جریان** امرد کو ہو یا عورت کو چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا - قیمت فیتولہ ۸ ر **سفوف سوزاک** قیمت سات خوراک کیلئے عہ **حبوب باؤ گولا** - یہ گولیان امراض ہسٹریا - (باؤ گولا) مین ازبس مفید ہین عورتین عموماً اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین اور بسبب جن بہوت کے آسیب کا وہم رکھنے کے بہت سا روپیہ خرچ کرڈالتے ہین اور اندر ہی اندر گھل گھل کر مر جاتی ہین - ان گولیون کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عہ - **عرق عشبہ** قیمت فی شیشی عصر **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۱۲ ر **کھانسی کی گولیان** فی ڈبیا ۸ ر **حبوب بواسیر** قیمت فی ڈبیا عہ **روغن شمیم** - قیمت فی شیشی عصر **بال اڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا ۸ ر **حب ضیق النفس** - قیمت فی ڈبیا عہ **دوای ناسور** - قیمت فی ڈبیا کہانی کے لئے عہ **روغن دافع امراض گوش** قیمت فی شیشی ۸ ر **مرض اٹھرا کی مجرب دوائی** - یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اس سے سیکڑون عورتون کو فائدہ ہوا ہے جن کے بچے بچپن مین اس مرض سے تلف ہو جاتین یہ مولویصاحب کی مجرب چند ادویہ ہین - کچھ تو گولیان ہونگی جو عورت کو ابتداء حمل سے شروع کرکے وضع حمل تک کھانی ہونگی - کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کھانی پڑے گی - قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ مین کھائی جاویگی عـــہ **منجن** - قیمت فی ڈبیا ۸ ر **خارش کی عجیب دوائی** قیمت فی ڈبیا ۸ ر

> **لاکھ شہادت کی ایک شہادت**
>
> مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمٰن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریون نفث الدم اور دق مین اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا مین امید کرتا ہون کہ اگر وہ تقوے سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگونکو نفع پہونچیگا - الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو - آمین - نورالدین -

ہر مرض کے لئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاویگی - جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط وکتابت نہین ہوسکتی ان کا علاج بجز مریض کے دیکھنے کے نہین کیا جاویگا - ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہین بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے - ہان اسمین ذاتی نفع بھی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبونکی طرح نہین -

نوٹ کسی خط کا جواب بدون جوابی کارڈ یا ٹکٹ کے نہین دیا جاویگا - ایسے صاحب جواب آنیکی شکایت نہ کرین -

المشتہر

مفتی فضل الرحمان مینیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر مین ایک لاثانی کمپنی ہے مفصلہ ذیل وجوہات ہے - (۱) اس کا کل انتظام دیسیون کے ہاتھ مین ہے (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیون کے ہاتھ مین انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملکی کمپنیون کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اس لئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہین ان کے پس ماندگان کو بلا حیل وحجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے خوب واقف ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ قایل ہوجائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہیئے - آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کرین ہماری کمپنی کے پراسپکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپکو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کردیگا ایک کارڈ پر اپنا نام وپتہ لکھ بھیجئے پراسپکٹس مذکور آپ کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہنچ جائے گا -

گیان چند مینیجر وامچواری - یا درخواستین بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری

بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہیئے

مرا برف بارید بر پر زاغ نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیون کا خاتمہ ہے اور خاصکر جنکے اولاد نہ ہو ان کا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہے آپ بھی اگر مایوسی کی حد تک پہونچ گئے ہین تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھیں - **شاہی خضاب** - مثل تیل پیوس کے لگایا جاتا ہے بالون کو دو منٹ مین سیاہ بھونرا کردیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالون کو سخت کرتا ہے قیمت عہ **روح افزا** نامردی سستی لاولدی ضعف باہ و دماغ جریان درد کمر کیواسطے اکسیر ہین پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلتن بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی - **روح النساء** - حیض بیقاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لاولد ہو یا دیر سوزش ہو - غرضیکہ عورتون کی سب بیماریون کیواسطے مجرب ہے قیمت تین روپے فی شیشی - **فرانسیسی گلگونہ** - چہرہ سے جھریان جھائیان سیاہ داغ وکیل وغیرہ دور کرکے خوبصورت و اجلا بناتا ہے خوبصورتی کے واسطے لازمی ہے - قیمت ایک روپیہ - **گولیان وروغن** - انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین اگر کچھ سفید ہوگئے ہون تو بھی سیاہ ہوجاتے ہین اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہین - قیمت دو روپیہ - **بال اڑانیکا تیل** بلا کسی تکلیف وخارش کے دو منٹ مین نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہون قیمت ۸ ر فی شیشی - **سرمہ ممیرا** - دھند - غباری - لالی - پڑبال - پانی جانا - ابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے - قیمت عہ فی تولہ **بواسیر** - خونی - بادی - جدی - یا آتشک سے ہوتے اگر ہون تو بلا تکلیف گم - قیمت دو روپے - **دمہ** - کیسا ہی پرانا وسخت دمہ ہو خواہ پھیپھڑے خراب ہوگئے ہون بشرطیکہ شفا ہو قیمت تین روپیہ - **دوائی آتشک**

ڈاکٹر کیسر سنگھ ایم اے بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفیٰ اسار سا پر یلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر طلسمی درجہ کی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کی چار شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام جلدی اور خونی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ - خوراک چار شیشیوں میں ۲۲ - خوراک جو ۲۲ روز کے استعمال سے مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے - شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ - جوہر چرایتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ - طاعون - کھانسی - بخار - پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے - آتشک - سوزاک - گٹھیہ - خارشت - داد - اگوت - پھوڑا پھنسی - سفید داغ - جذام - کوڑھ - ناسور - مالا - بواسیر - نواسیر - گنج - سو کھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۲۲ - خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین کے بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداروں کو دی جاتی ہے قیمت فی بکس مع ٹین کے روپیہ پیکنگ و محصولڈاک عہ

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات ہ متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دواؤں اور میوؤں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک طیار کیا گیا ہے اوّل درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا اور دافع قبض و ریاح و سچی بھوک پیدا کرنے والا - بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے - قیمت فی شیشی ۴۸ خوراک عہ پیکنگ و محصولڈاک عہ ہزار ہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے آپ بھی تجربہ کیجئے - اور فائدہ اٹھائیے - اسے معمولی نمک نہ سمجھئے یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے - دائمی قبض - بدہضمی - پیٹ میں درد - اور نفخ ہونا - کمی اشتہا یعنی بھوک نہ معلوم ہونا - طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا - اور بار بار پاخانہ ہونا - وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ - پیچش اسہال - درد گردہ - درد قولنج - درد جگر - وجع مفاصل یعنی گٹھیہ - دردسر - کھانسی - دمہ - ضعف دماغ - ضعف بصارت کمی باہ یعنی نامردی - جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا - سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت و داد - سفید داغ - اور عورتوں کے خون اجرائے ماہواری درد و گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے بچوں کے دانت نکلنے کی حالت میں نہایت مفید ہے دل اور دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے خاصکر معدہ اور جگر تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے - ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اسکا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے - اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کی جائے تو تریاق کی تاثیر تازہ نیا خون اور گوشت عمدہ پیدا ہو سکتا ہے جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی - یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں اسلئے اسکا نام اکسیر حیات رکھا گیا ہے کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو فوراً دفع ہو کر انسان موٹا اور تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہو جاتا ہے از سر نو زندگانی پیدا کرتا ہے -

طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت - یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل اور دماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے - فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے قیمت فی بکس جس میں تیس خوراک دوا رہتی ہے ہ پیکنگ و محصولڈاک ۲ ار -

گٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع - کیسی ہی سخت تکلیف وگٹھیا یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ ہو چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۲ ار -

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری - اصلی ممیرا اور ایکسو مفید اور مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ طیار کیا گیا ہے - جالا - مالا - پھولی - دھند - غبار - ناخونہ - رتوندی - پڑبال - کھجلی - پانی بہنا - سرخی چشم - درد - کھٹک - وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوان کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے - قیمت فی شیشی عہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ -

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن - دانت اور آنکھ ان ہی دونوں سے زندگانی کا مزہ ہے اگر ان میں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر ان کی داشت و حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے - کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا - اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے - دانتوں کے کونڑے پن اور مسوڑے کے ورم اور بدبوے دہن اور ہونٹ و زبان کے نتانوے کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے - قیمت فی بکس ۸ پیکنگ و محصولڈاک ۵

علاوہ ازیں آتشک - سوزاک - جریان - پیچش - اسہال - کھانسی - دمہ - بواسیر - ریگ مثانہ - طحال - خارشت - اختلاج القلب - سفید داغ - داد - بہرہ پن - کی دوا زخم پھوڑے کے لئے مرہم اور نیز مخصوص عورتوں کے لئے ہر مرض کی دوائیاں اس دواخانہ میں موجود ہیں جنکا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کی تفصیل حالات و طریق استعمال و سرٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں آپ اپنا نام اور پتہ نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور ریلوی اسٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھئے - ہمارا پتہ یہ ہے -

شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل حال مقیم گنج شہر بنارس - نوٹ ہمکو مندرجہ بالا دواؤں کی فروخت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو صاحب چاہیں خط بھیجکر طے کر لیں -

---

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے - بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہیں بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دی گئی ہے - اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے طیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے رشالیقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں -

راقم

محمد عبد اللہ سعد اللہ تاجران عطر قنوج

نئی شرط

اس کارخانہ نے اشتہاری دہوکہ سے بچانیکی یہ تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے - **سرمہ سلیمانی** - یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے - جس کے صرف چند روز کی استعمال سے جالا - پھولا - دھند - آشوب چشم - پڑبال آنکھوں سے پانی بہنا - نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہی آزمائش ضرور کیجئے بذریعہ خط طلب کرنا - قیمت فی تولہ عہ **منجن دندان** - جس کے استعمال سے داڑھ خواہ سوڑھے کا کیسا ہی بیتاب کرنے والا درد ہو یا درد ہو - یا سوڑھ ورم کر گیا ہو یا دانتوں سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہیں - قیمت فی بکس ۲ **پوڈر بالصفا** - یہ پوڈر دیگر پوڈروں کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جائے مستعملہ نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں فارغ کر دینا اسکا کام ہے

المشتہر **حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی**

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی -

ناگر تیل - یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے - نزلہ آنکھوں - دردسر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر **منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج**

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا -

حجۃ اللہ

حیدرآباد دکن میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے درمیان خطرناک ہل چل مچی ہوئی ہے اسلئے کہ وہ معلوم کر چکے ہیں کہ اس سلسلہ کی سچائی عام طور پر پھیل چکی ہے اور لوگوں میں عام رجوع پایا جاتا ہے پس وہ اس قبولیت کے رد کرنے کے لئے ہر طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہیں مگر وہاں کی احمدی جماعت انہیں ان کے منصوبوں میں کامیاب ہونے نہیں دیتی اور ہر قابل جواب تحریر کا جواب شائع کر دیتی ہے مندرجہ بالا مضمون سے ابھی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جسکی اشاعت کی بذریعہ الحکم خواہش کی گئی ہے جسکو میں بڑی خوشی سے چھاپ دیتا ہوں - ایڈیٹر۔

ایک سچے فیصلے کی تیسری بار درخواست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین
اذا لم تخش عاقبۃ اللیالی + ولم تستحی فاصنع ما تشاء
جب تو انجام کار سے نہ ڈرے اور نہ شرماوے تو جو تیرا دل چاہے کر
فلا واللہ ما فی العیش خیر + ولا الدنیا اذا ذھب الحیاء
خدا کی قسم جینے میں کچھ مزا نہیں جبکہ حیا نہ ہو

امابعد

آج ایک سال سے یہ حجۃ الجبار میری نظر سے گذرا جس میں مؤلف نے سراسر تحکم سے کام لیا ہے اور انوار اللہ کو اپنی ہرزہ درائی سے ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

کا مصداق ٹھیرایا ہے اور اپنے موہنہ کی پھونک سے اس نور اللہ کو بجھانا چاہتا ہے - انوار اللہ کے مقابل مؤلف صاحب کا یہ فقرہ انہی کے حسب حال خوب ہے (کہ آفتاب پر خاک اڑانا گویا خود ہی کو خاک میں ملانا ہے) ہم حیران ہیں کہ انوار اللہ جیسی کتاب جو ابتدا سے انتہا تک قرآنی دلائل سے مالامال ہے اور جس کا حجم بائیس جزو کا ہے - یہ چھ ورقی رسالہ جس میں سوائے نقل[1] ایک چٹھی کے کوئی بادلیل بات نہیں - کیونکہ غبار پریشانی ڈال سکتا ہے - حالانکہ نقل چٹھی مذکورہ کی لغویت اور مرسل کی چالاکی خود مؤلف رسالہ کی بینہ تاریخ رجسٹری ۱۳ - اگست ۱۹۰۵ عیسوی مطبوعہ صفحہ ۲ سطر ۱ حجۃ الجبار اور میعاد محررہ مولوی محمد علی صاحب میں ابتداء ۲۷ - جون ۱۹۰۵ء لغایت ۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء مطبوعہ حاشیہ صفحہ ۲ سطر ۱ رسالہ مذکور سے ظاہر ہے کہ ایک ماہ ۱۹ یوم کی میعاد دی گئی تھی - اگر مؤلف رسالہ کو معلوم نہ ہو تو کسی سے دریافت کرے کہ ۱۳ - اگست اور ۱۵ - اگست میں کتنا فرق ہے اور حیدرآباد و قادیان میں کتنا فاصلہ - کیا مؤلف رسالہ حجۃ الجبار نے انوار اللہ کے خلاف پر حیات مسیح کا ثبوت دیا ہے - یا **معراج جسمانی** کو حسب زعم خود ثابت کیا ہے - یا **شخصی** دجال کو منوایا ہے یا مردہ کے دوبارہ دنیا میں لوٹنے کو ثابت کیا ہے - یا **جنت آدم** کا معقول جواب دیا ہے - کچھ بھی نہیں پھر کس منہ سے اس بابرکت و مدلل کتاب کو " محض لغو و ناقابل التفات " کہتا ہے - ناظرین خدا کے لئے انصاف فرماویں کہ مؤلف رسالہ جو اپنے کو اہل سنت اور فرقہ احمدیہ کو محدث قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس سے اس کی کیا مراد ہے اگر یہہ ہے کہ قرآن وحدیث واسوۂ حسنۂ صحابہ کرام کے **عاملین** کا نام اہل سنت ہے تو چشم ما روشن و دل ما شاد - ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس فرقۂ **احمدیہ** کے مخلصین سے بڑھکر آج کوئی روئے زمین پر ان تینوں کا عامل نہیں ہے اور حق تو یہ ہے کہ آپ حضرات افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے سچے مصداق بنے ہیں کہ تیس[2] سے بھی زیادہ آیات سے وفات مسیح ثابت مگر آپ اپنے احبار کی اتباع میں اس کا انکار کرتے ہیں - **موت خضر**[3] والیاس داؤد لیس پر قرآن ناطق ہے - مگر آپ ان کے حیات کے مدعی ہیں - صحیح بخاری کی روایت موت مسیح بصراحت بتلاتی ہے - مگر آپ اسکے انکاری ہیں - حیرت ہے کہ راگ و رنگ کے فدائی خلاف سنت نماز معکوس و نماز ہول وغیرہ کے پڑھنے والے - قبروں کے پاس ڈھولک ستار کے ساتھ قوالی سننے والے اور اسکو عبادت و ذریعہ نجات اعتقاد رکھنے والے - حبس دم اجرائے قلب - ذکر کی ضرب دل پر لگانیوالے ذکر ارہ کرنے والے - صندل مالی - گور پرستی کرنے والے اور بے سود لوبان و عود شوارع عام پر اپنے مرشد کے گرد جلانے اور جلوانے والے اور عبث پھول دھینگڑی قبروں پر چڑھانیوالے تو اہل سنت کہلائیں جو - برعکس نہند نام زنگی کافور کے صحیح مصداق ہیں - اور قرآن وحدیث اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے بدعتی اور فرقہ محدثہ - العجب ثم العجب مؤلف صاحب کا وہ مصرع - برعکس نہند نام زنگی کافور - یہاں کیا خوب چسپاں ہے - آپکا ارشاد کہ عالیجناب مولانا مولوی الحاج الحافظ محمد انوار اللہ خان صاحب بہادر عم فیضہ کی نسبت بہت گستاخانہ کلمات لکھے ہیں - اہل انصاف انصاف کریں کہ انہوں نے جیسا کہا ویسا سنا - سچ ہے ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

اور ؎

این جہان کوہست و فعل ما ندا
سوے ما آید نداہا را صدا

انوار اللہ میں کئی مقام پر اس[4] کا تذکرہ ہوا ہے آپ یا تو عمدًا اوس سے اغماض کرتے ہیں تاکہ عوام کو اشتعال کا موقع ہو - جیسا کہ آپ حضرات کی عادت شریف ہے - یا **انوار اللہ** کو سرے سے پڑھا ہی نہیں - صرف اس کے ضمیمہ پر اکتفا کیا ہے اور بھڑک اٹھے اور مرغ بسمل کی طرح پھڑکنے لگے **بندۂ خدا** اگر مردی ہے تو فقط ضمیمہ ہی کا جواب دیجئے وانی لکم ذالک الی یوم القیامہ - ہم آپ کے چٹھی کے چھاپ دینے اور اوس کی اشاعت کا شکریہ تہہ دل سے ادا کرتے ہیں - مگر افسوس جس رنگ کے مباہلہ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین میں آپ حضرات کو مدعو کیا ہے اُس سے آپ نے گریز کر کے ایسے پہلو کو اختیار کیا ہے جس میں چند در چند قباحتیں ہیں - منجملہ اس کے چٹھی مشتہرہ مشت[5] بعد از جنگ کی صحیح مصداق ہے اور نیز سلام[6] بدعت ہونے کے باعث جو نصوص صریحہ کے بالمقابل مردود ہے قابل التفات نہ سمجھی گئی - اگر فی الحقیقت درخواست چٹھی مذکور نفاق و دروغ بیانی و اطراء و تمسخر کی بنیاد پر نہیں اور ؎

پارسایان روے در مخلوق
پشت بر قبلہ مے کنند نماز

کی غیر مصداق ہے - تو بسم اللہ آئیے اور روبرو ئے قبلۂ حق ہو جائیے آپکو اور ہم کو حق جوئی منظور ہے - اور خاص کر ہم کو دلائل قرآن وحدیث وظہور کرامات و تائیدات سماوی بحق مدعی **مسیحیت ومہدویت** سے قطعًا قطعًا و یقینًا یقینًا ثابت ہو چکا ہے کہ **مدعی** اپنے دعوے میں راست باز اور سچا ہے اور ہمارے مقابل آپ کو زبردستی بلا تحقیق اس امر پر اصرار ہے کہ **مدعی** مذکور جھوٹا ہے لہٰذا اس حق و ناحق کے فیصلہ کے لئے اللہ رب العالمین مالک یوم الدین رب عرش عظیم و صاحب بطش شدید و قہار و قدیر و جبار و بصیر کے حضور علےٰ وجہ البصیرت ہم خود حاضر ہیں - اور بمقابل آپ کے مدعیانہ رنگ میں ہم یہ دعا کرنا چاہتے ہیں کہ اے پروردگار اگر مدعی مسیحیت و مہدویت درحقیقت تیری طرف سے مامور ہو کر بھیجا گیا اور راستباز ہے تو فریق مخالف کے سرگروہ پر ذلت کی مار نازل فرما یا اور اگر وہ درحقیقت کاذب و مفتری ہے جیسا کہ مخالفین یقین رکھتے ہیں تو اوسے فریق مخالف کے سرگروہ کے روبرو وفات دیکر حق اور ناحق کا فیصلہ فرما دے - اس پر فریقین آمین کہیں - پھر اسی طرح فریق مخالف کی طرف سے ایک یا جسقدر مجمع ہو دعا کرے - کہ اے پروردگار میرزا **غلام احمد قادیانی** جو مدعی مسیحیت و مہدویت ہے درحقیقت سچا ہے اور ہم ناحق اوس سے دشمنی رکھتے ہیں - تو ہمارے سرگروہ کو مدعی مذکور کے روبرو وفات دے - اگر وہ درحقیقت کاذب و مفتری ہے جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں تو اوسے ہمارے سرگروہ کے روبرو وفات دے کر حق وناحق کا فیصلہ ظاہر فرما دے - اسپر فریقین آمین کہیں - **اس فیصلہ کا انتظار** شعبان ۱۳۲۳ھ کی اوس رات کی صبح تک کیا جائیگا جس کی نسبت مشہور ہے کہ ارزاق و اموات وحیات کی چٹھیاں ملکوت سے تقسیم ہوتی ہیں وہ مباہلہ سے پیشتر مناسب ہوگا کہ فریق مخالف مدعی مذکور کے دلایل کو اوس کی کتابوں سے بخوبی دیکھ لے تاکہ عند اللہ اتمام حجت ہو اور بعد مطالعہ دلائل عام طور پر اشتہار دیدے جیسا کہ کتاب انوار اللہ کے ضمیمہ میں از سطر ۱۵ صفحہ ۴۴ تا سطر ۸ صفحہ ۴۳ لکھا گیا ہے اور سرگروہ کا نام بھی خواہ وہ ایک ہو یا کئی بقلم جلی چھاپ دے معتمد صاحب اس سے آپ اور آپکے مرشد کیوں گھبراتے ہیں کہ یہیں بیٹھے بیٹھے بموجب تحریر بالا آپ اور ہم ملکر حق و باطل کا فیصلہ کرلیں اور دشمن دین و اسلام اور حق پوش باطل کوش کا موہنہ کالا کر دیں - جس طرح ہماری درخواست پر آپ نے یہہ چٹھی چھاپ دی ہے اسی طرح ہم بڑی امید کے ساتھ منتظر ہیں کہ ہماری اس دوسری **درخواست** پر ایک عظیم الشان جلسہ فرما کر سب مسلمانوں کی حق بحق آرزو پوری کریں گے اور اپنے برسر حق اور خالص اہل سنت وجماعت ہونے کا اور فریق مخالف کے ضال و گمراہ ہونیکا ثبوت دینگے جس سے **حضرت میرزا غلام احمد قادیانی** کا فتنہ جہان سے اٹھ جائے اور

---

[1] ۱۷ - جمادی الاول ۱۳۲۳ھ شب جمعہ حسب رؤیا و صادقہ غلام رسول صاحب - [2] اسماء بینہ مندرجہ رسالہ حجۃ الجبار صفحہ ۱۲ الخ کے محلہ بعض تو ایسے ناواقف اطفال ہیں جنہیں ابھی تک فراز و نشیب میں کچھ تمیز نہیں نہ وہ مباہلہ جانیں اور نہ وجوہ مباحثہ - اور بعض ایسے حضرات گرامی کا نام درج کیا گیا ہے جنکی دستی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہ مشتہرہ چٹھی چھاپنے سے بالکل بیخبر ہیں -

ایک جہان آن مویدا من اللہ کا گرویدہ ہو اور وہ صاحب العلم کہلائے اور ہم بھی اس کے مخلص خادموں میں شریک ہو جائیں - تمام قوم گواہ رہے کہ اس طریق فیصلہ کو جو بہت ہی آسان ہے - غالباً شاہ صاحب اور ان کی ذریات ہرگز پسند نہ کریں گی - مگر افسوس و حیرت ہے کہ جب آپ لوگ برسر حق ہیں اور خدا آپ کے ساتھ ہے پھر اس قسم کی دعا سے کیوں ڈرتے ہیں - کیا ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ

آپ جیسے راستبازوں اور اسلام کے غمخواروں کو چھوڑ کر میرزا غلام احمد قادیانی کا ساتھ دے گا جو بزعم شما دجال کافر مفتری علی اللہ ہے - ہرگز نہیں ہرگز نہیں - کیا ایک کاذب - صادق کے روبرو ایسی عزت پا سکتا ہے - کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ حق اور باطل کے مقابلہ کے وقت ایک مفتری دجال کامیاب ہو جائے اور میدان اس کے ہاتھ آئے - اور راستبازوں کی عظیم الشان جماعت خائب اور خاسر ہو - پھر ہم کہتے ہیں کہ خدا کے لئے بہت ہی جلد اس درخواست کو منظور فرما کر فتنہ و زحمت میں امتیاز کر دیجئے اور خاص و عام کو رات دن کے انتظار میں نہ رکھئے - اور یہ جو فرمایا کہ قیامت کے پہلے ایسے اشخاص کا ظہور جو دین اسلام میں فساد برپا کرنیوالے اور نئی نئی باتیں کرنیوالے ہوں گے احادیث نبویہ سے بخوبی ثابت ہے - تو یہ ساری باتیں آپ حضرات میں بخوبی پائی جاتی ہیں - اس لئے کہ اسلام کے خلاف دنیا بھر کے بدعت کا دروازہ آپ لوگوں نے عوام پر کھول رکھا ہے اور نئی نئی باتیں بول رہے ہیں جن کا نام و نشان اسلام میں نہیں اور جن کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں سب پر عیاں ہے (عیاں راچہ بیان) پیر و مرشد آئے دن جو دین اسلام میں فساد برپا ہو رہا ہے اور نفس اسلام اور قرآن اور مہبط قرآن پر جو جو حملے ہو رہے ہیں کیا کبھی آپ نے یا آپ کے کسی ملا مشائخ نے معقول جواب و دندان شکن جواب دینے کی طرف توجہ کی ہے - دیکھئے ترک اسلام اور تہذیب اسلام اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابیں جو مرتدین و مشرکین کے قلم سے نکلی ہیں جو آپ ہی کی تفسیروں سے لیکر اعتراض کئے گئے ہیں ان کا یہ جواب تو کچھ نہیں کہ یہ فضول و لغو ہیں ان کا کیا جواب دیا جائے - جائے انصاف ہے کہ ایک شخص قرآن مجید و نبوت محمدی کا بالکل منکر ہے اور قرآن مجید کو خلاف عقل اور خلاف فطرت کہتا - اور اس کو مجموعہ افترا در افترا قرار

دیتا ہے - اور مہبط وحی خدا اعلیٰ و امی کو نعوذ باللہ کاذب و مفتری علی اللہ کہتا ہے تو کیا اسلامی ہمدردی کا یہی تقاضا ہونا چاہئے - کہ اس کے جواب سے سکوت کر کے اک طرفہ ڈگری کا موقع دیا جائے - سکوت کیوجہ یہی ہے کہ خصم آپ کے مسلمات پیش کرتا ہے - اور آپ اپنے مسلمات کا جواب بھلا کیا دے سکتے ہیں - ہاں اگر سماع موتیٰ - اور آمین بالجہر و رفع یدین - یا عرس اور صندل مالی وغیرہ فروعی مسائل ہوتے تو البتہ آپ دیکھتے کہ شاہ صاحب اور مولوی صاحب - اور مشائخ صاحب وغیرہ وغیرہ القاب والے کیسے اچھلتے اور کودتے اور کئی صفحہ کی کتاب لکھ ڈالتے اور عوام میں پکارتے پھرتے وہ وہابی ہو گیا وہ وہابی ہو گیا سچ اور بالکل سچ ہے کہ یہ کام سلطان القلم اسد اللہ ماموز من اللہ ہی کا ہے جو ایسے حملوں کو بے حقیقت کر کے مخالفین اسلام کا منہ کالا اور بند کرتا ہے اور اپنے آقا کیطرح رات دن حمایت اسلام ہی میں لگا ہوا ہے - براہین احمدیہ وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کرنے والا انسان ہمارے اس سچے بیان پر حلفیہ شہادت دے سکتا ہے اور اگر نئی نئی باتوں سے آپ کی مراد وفات مسیح اور الہام و وحی ہے - تو براہ کرم انکار و قرآن اور حدیث سے کیجئے اور اپنی پرانی باتوں کا ثبوت دیجئے - انی لکم ذالک الی یوم القیامۃ

نصوص قرانیہ و حدیثیہ کی تاویل کے متعلق یہ گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر پھر دوبارہ اس بحث کو انوار اللہ میں ملاحظہ فرمائے کہ جواب باصواب وہاں ملے گا آپ صفحہ چار میں خداداد عقل کی توہین کرتے ہیں - حالانکہ دین و دنیا کا دار و مدار اسی پر ہے اور قرآن پاک نے اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ لینے کیطرف توجہ دلائی ہے اور اس باب میں حضرت اقدس میرزا صاحب کے کلام میں تناقض سمجھنا - آپ کی منطق اور ہمہ دانی بلکہ اردو فہمی کی غلطی کہلانے کی بڑی بھاری دلیل ہے جو شخص یہ کہے کہ حق جوئی کے تین ذریعے ہیں - خدا کی کتابیں - خداداد عقل - تائید آسمانی - اور یہاں ہمارا مقصود تائید آسمانی سے ہے خداداد عقل سے نہیں - اس سے اسکی غیر ضرورت عند الضرورت سمجھنا - آپ ہی کا حصہ ہے -

اسی طرح آپ نے صفحہ ۵ میں دھوکا کھایا ہے - یا عوام کو دھوکہ دہی کی کوشش کی ہے جو علما کی شان کے خلاف ہے **بھائی صاحب** - تائید آسمانی اور چیز ہے اور عمل الترب اور - یہاں دعا کے ذریعہ آسمانی تائید کو اپنی طرف جذب کرنا ہے اور وہاں ایک عامل معمول پر اثر اپنی نظر کا ڈالتا ہے - یہ سچ ہے کہ مرض کا ازالہ جس طرح ایک طبیب و ڈاکٹر کے علاج اور مسمریزمی طریق سے ہو سکتا ہے اسی طرح ایک مقبول ولی کی دعا سے ممکن الوقوع ہے - تو کیا آپ کے نزدیک یہ تینوں کام عند اللہ مساوی المرتبہ ہیں اور یہ تینوں صادق و راستباز کہلا سکتے ہیں - کیا کوئی معالج و مسمریزمی - کافر و کاذب دنیا میں ہے یا نہیں - کیا آپ نے کہیں مستجاب الدعوات کافر کو دیکھا ہے خاصکر حق و باطل کے امتحان کے وقت - حق تو یہ ہے کہ آپ کی بے سر و پا تقریریں صرف اس غرض کیلئے ہیں کہ کسی طرح صدق و کذب کا امتحان سر سے ٹل جائے اور یہ ذلت کا پیالہ کسی نوع پینا نہ پڑے ورنہ ہماری درخواست منظور فرما کر ایک جلسہ دعائی منعقد فرمائیے اور خدا سے سچا فیصلہ طلب کیجئے - تاکہ طالب حق اور جویائے راستی کامیاب ہو - ہمیں تو یقین ہے کہ امام وقت مجدد زمان کے بالمقابل آپ کی ساری کوششیں بیکار ہیں - دعا کرتے کرتے آپ کے ہاتھ شل ہو جائیں اور سجدہ کرتے کرتے آپ کی ناک گھس جائے مگر ہرگز سنی نہ جائے گی - اس کلیم اللہ کے مقابلہ میں آپ کا وہی حال ہوگا جیسا کہ بلعم کا موسیٰ علیہ السلام کے ہوا - اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ جب تک کسی فریق کو غلبہ نہ ہو - اور دوسرا ہلاک نہ ہو تب تک دونوں فریق کے سرگروہ اسی ایک جائے پر رہیں - اور اپنی اپنی دعاؤں اور وحی اثروں سے ایک دوسری پر اثر ڈالیں تو عرض ہے کہ یہ شرط کہاں سے

مستنبط ہوتی ہے - کیا احادیث میں اس کا ذکر ہے نہیں ہے تو فضول محض ہے - اور ترک اغذا کی شرط بالکل نرالی ہے - کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ کے وقت نصاریٰ نجران کو اس کی ہدایت فرمائی تھی - یہ تو ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ سے ممنوع ہے پس یہ من گھڑت شرط بھی التفات کے قابل نہیں - بلکہ محدثات و بدعت تازہ ہے - اس بدعت پر پھر اہل سنت و جماعت ہونے کا دعوے جائے شرم ہے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ - وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ - وغیرہما نصوص قطعیہ آپ کی ان شرطوں کو بالکل مردود و باطل ٹھیراتی ہیں - اور افسوس کہ حدیث مذکورہ رسالہ کے محل و موقع کو آپ نے سمجھا ہی نہیں ؎

سخن شناس نۂ دلبرا خطا این جاست

اور یہاں آپ اپنی لکھی ہوئی اس عبارت کو کہ (آنکھیں نیچی کریں اور اپنا گریبان جھانکیں) اپنے حال سے ملائیں - مماثلت کے لئے مغائرت شرط ہے ورنہ عینیت لازم آئیگی پس خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت کے نسبت یہ گذارش ہے کہ سوائے خداوند عالم کے جس کی شان لیس کمثلہ شیئ ہے تمام مخلوقات میں مماثلت ممکن ہے - اور اصل کے تمام حسن و کمالات مثیل میں پائے جانا ضرور نہیں جس کو آپ بھی جانتے ہیں اور کتب بلاغت و معانی و بیان اس بیان سے مملو ہیں - پس شریعت حقہ اور احکام قرآنیہ کے سوائے دوسرے کمالات میں مثلاً معجزہ نمائی و مکالمۂ الٰہی و پیش گوئی وغیرہ کمالات میں جو مذاہب حقہ کی روح رواں و بمنزلہ جان کے ہیں اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بڑی بھاری علامت ہیں اور جس میں حضرت اقدس میرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا شک ولا ریب مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں و با این ہمہ غلام احمد اگر کبھی آپ نے اهدنا الصراط المستقيم کی دعا کی تعلیم اور سورہ نور کی آیت استخلاف وغیرہ پر غور کیا ہوتا تو اس مماثلت کے دعوے پر بجائے معاذ اللہ منہا کہنے کے سبحان اللہ و بحمدہ کہتے - کیسی الٹی سمجھ ہے کہ وعدہ الٰہی کے رو سے ایک شخص جانشین مصطفےٰ ہو اور خلیفۃ اللہ کہلائے اور ہدایت خلق کے لئے اللہ تعالیٰ اوسے مبعوث کرے اور اس میں کمال محمدی نہ ہو - افسوس آپ لوگوں میں نہ تدبر قرآن کا مادہ رہا اور نہ

ﻠﮧ آپکے مرشد کے پاس رسالہ ترک اسلام جس میں (۱۷۱) اعتراض قرآن مجید پر کئے ہیں اس غرض سے بھیجا گیا کہ اسکا جواب شائع کر کے قرآن و اسلام کی حمایت فرما دیں - کیا آپ نے بھی سنا ہے کہ پیر مرشد نے کیا جواب دیا - یہی کہ وہ بیہودہ فضول و لغو ہے -

ﻠﮧ معلوم نہیں ہوا کہ آپکا سرگروہ کون ہے ان کا نام لیجئے ہمارا خیال ہے کہ آپکے مرشد واعظ شہر مکہ مسجد اسکے لئے منتخب ہونگے ہم انکو دوستانہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہرگز ہرگز ان کو اس اہم کام کیلئے منتخب فرمائیں - اس لئے کہ انہوں نے اور ان کے ہم خیال علماء نے توحید الٰہی کی سخت توہین کی ہے - دجال جیسے شخص کو خدا کی صفات میں شریک مانا ہے - اور مارنے جلانے پانی برسانے وغیرہ امور مختصہ الٰہیہ میں ذات واجب الوجود کا ہمسر قرار دیا ہے - بلکہ آسمان و زمین و ما فیہا کو اسکا تابع فرمان بدل و جان تصور کیا ہے پس ایسی صورت میں بجائے اسکے کہ نصرت خدائی و رحمت الٰہی انکی شامل حال ہو غضب الٰہی کی آگ بھڑک اٹھیگی اور اسکو ذرا سی بھی ہرگز پروا نہ کیجائیگی - کیونکہ قرآن مجید میں ولا یخاف عقبٰہا ہے -

امام زمان عارف قرآن مسیح دوران کی غلامی اور اس کے پر معارف کتابون کے مطالعہ کی توفیق ملی جس سے کورے کے کورے کٹ ملاّ وزاہد خشک حقایق و معارف قرآنیہ سے بے نصیب رہے ہے۔ خدا کی ذات ایسے فعل عبث سے بالکلیہ مبرّا ہے کہ کسی کو ماسور کرے اور پھر اس مین انوار احمدیہ کا کچھ حصہ نہ ہو۔ خلیفہ رسول اللہ تو ایک عظیم الشان انسان ہوتا ہے مولانا رومی تو مرشد کامل کو بھی نبی وقت قرار دیتے ہین۔ وہ فرماتے ہین ؎

پس بہر دورے ولیّ قائم است
تا قیامت آزمائش دائم است

ادنیٰ وقتِ خویش است ای مرید
تا از و نور نبی آید پدید

یعنے اپنے ہر وقت کا ہر انسان کامل مثیل نبی ہے جب ہی تو اسکو نور نبی کا جامع اور قاسم قرار دیتے ہین اور ایک جگہ فرماتے ہین۔ ؎

گفت پیغمبر کہ چون کوبی دری
عاقبت زان در برون آید سری

نفس از پیغمبر ایام خویش
تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش

پس مجدد اعظم صدی چہاردہم - کاسر صلیب کی مثلیث سے آپ کو استعجاب و انکار کیون ہے - نعتد بین وقل تستعجل - کیا آپ چاہتے تھے اور چاہتے ہین کہ مذاہب باطلہ کی طرح دین اسلام بھی ایک مردہ مذہب بن کر رہے - اور کوئی کامل و اکمل فرد اس مین پیدا نہ ہو - جو قوت قدسی و برکات محمدی و استجابت دعا کا نور اپنے اندر رکھتا ہو اور تمام ادیان ازین جہان تا آن جہان کے سامنے اسلام ہی کو الہام الٰہی و مکالمۂ ربّی و پیش گوئی و دلایل عقلی و نقلی کے ذریعہ زندہ مذہب ثابت کر کے بتلاتے۔

خلاصہ مدعا

اگر ہماری درخواست مباہلہ جو اسی رسالہ کے صفحہ ۴ وسطر ۷ مین درج ہے بے سبب ہی نامنظور کردی جائے تو للہ تمام مسلمانون کے حال زار پہ رحم فرما کر اتنا تو ضرور کرین کہ ایک مجمع عام فرما کر باشتہار تمام اللہ جل جلالہ کے سامنے ضرور ضرور دعا فرمادین کہ اے پاک پروردگار - تو کاذب صادق کا فیصلہ اپنے عرش عظیم سے جاری فرما اور ہم دونون مین سے جو تیرے علم مین کاذب ہے اس کو ذلت کی موت نصیب کرتا کہ کاذب صادق کے سامنے مرجائے اور یہ بات فریقین کے لئے ایک معیار ہو - جسپر سب حاضرین آمین کہین اور انتظار فیصلہ حق جل وعلا اپنے اپنے گہرون مین بیٹھے ہوئے کرین جیسا کہ پکٹ مدعی مسیحیت بمقام لندن اور مسیح موعود مقیم قادیان مین

ہ بیان اپنا اور حضرت مرزا صاحب کا نام صراحۃً یاد فرمادین۔

فیصلہ حق کا توہم کو انتظار رہے ہے -

(طالبین حق جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن حماہا اللہ تعالےٰ عن شرور و الفتن)

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اجعلنا منھم و اخذل من خذل دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم و لا تجعلنا منھم - اللّٰھم اھدنا سوء الطریق و اجعل لنا التوفیق خیر رفیق - اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ آمین یا رب العالمین وصلے اللہ تعالےٰ علےٰ سیدنا محمد و الہٖ وصحبہ اجمعین۔

انگلستان مین اخلاق اور مذہب کا زوال

معزز معصر ریویو آف ریلیجز قادیان نے اپنی تازہ اشاعت مین مندرجہ بالا عنوان سے ایک مختصر سا آرٹکل لکہا ہے جسکو پڑہکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضرورت پر قوی دلایل پیدا ہوتے ہین اپنے ناظرین کی عام واقفیت اور دلچسپی کے لئے اسکو ذیل مین درج کرتا ہون - ایڈیٹر۔

میری کوریلی کی کتاب "آزاد رائین" حال مین شائع ہوئی ہے اور انگریزی پریس مین اس کی بہت کچھ مخالفت اسوجہ سے ہوئی ہے کہ عیسای ممالک کی موجودہ مہذب سوسائٹی کے بعض حالات اس نے کہولکر بیان کر دئیے ہین اور آج کل کے مہذب مورخین کی طرح عیبوں کا اخفا نہین کیا - دو بڑی باتین جو اس مین بیان کی گئی ہین وہ بدکاری کی کثرت اور مذہب کا زوال ہین اور ان دونون امور مین کتاب کی مصنفہ کے بیان مین کسی کا مبالغہ نہین پایا جاتا - کیونکہ بڑے بڑے لوگون نے اس سے بھی بدتر نقشہ مہذب سوسائٹی کا کھینچا ہے ایک حملہ اس کتاب پر یہ بھی کیا گیا ہے کہ اسکی طرز تحریر سخت ہے مگر جہان سوسائٹی اپنے بعض عیبونکا اخفا کرنا چاہتی ہو ان کا اظہار ضرور ہے کہ سخت معلوم ہو۔

ؔ دعا فرمانے سے ایک ہفتہ پہلے مذکورہ دعا چہاپ کر تقسیم بھی فرما دیجاے - یا کسی مشہور اخبار مین چہپوا دیجائے تاکہ ہر مومن اگر وہ کسی عذر سے حاضر جلسہ نہو سکتا ہو تو بجائے خود صادق کا دعاؤن سے مددگار حق معین ہو اور انصار اللہ بنے ۱۲۔

انگلستان مین مذہبی عقاید کے زوال کے متعلق پہلے یہ دو سوال کئے گئے ہین "کیا تم اس مذہب پر دل وجان سے ایمان رکہتے ہو جسکے پیرو ہونیکا تم زبانی اقرار کرتے ہو؟ کیا یہ سچ نہین کہ تم اس کے ایک لفظ پر بہی ایمان نہین لاتے اور صرف رسم و رواج کے طور پر اسکے پیرو بنے ہوئے ہو؟" ان سوالون کا جواب دیتے ہوئے عام حالت یون بیان کی گئی ہے -

"تم ایمان نہین لاتے مگر رسم و رواج کی خاطر جہوٹا اقرار ایمان لانے کا کرتے ہو - سوچو کہ تم کیا ہو - تم اپنے آپکو نیک اور معزز سمجھتے ہو - مگر واقعات واقعات ہی ہین اور تم ایمان کا دعویٰ کرنے مین کذاب ہو - دن کی صاف روشنی تم پر پڑتی ہے اور تم کو منافق جانتی ہے تم ایک بدبخت انسان ہو جو رسم کی دیوانہ وار تقلید مین خدا کو بھی دہوکا دینے کی نکمی کوشش کر رہے ہو - مرد ہو یا عورت جو کوئی تم ہو جہوٹ بولنے سے شرم کرو - صاف طور پر اقرار کرو کہ تم ایمان نہین لاتے پھر کم از کم اس صاف گوئی کے لئے تمہاری عزت کیجائیگی رسم کیخاطر یہ نہ دکہاؤ کہ ہمارے مذہبی خیالات اس فرقہ کیطرف مائل ہین یا اوس فرقہ کیطرف مائل ہین یا اس فرقہ کیطرف پھر ہم تمہین کذاب یا منافق نہ کہین گے" یہ حالت صرف عوام کی ہی نہین بلکہ کلیسا اور اسکے عہدہ دارون کی حالت جو پیشوایان مذہب کہلاتے ہین - اس سے بھی بدتر بیان کی گئی - رسم کی خاطر یہ نہ دکہاؤ کہ ہمارے مذہبی خیالات اس فرقہ کیطرف مائل ہین یا اوس فرقہ کی طرف - پھر ہم تمہین کذاب یا منافق نہ کہین گے" یہ حالت صرف عوام کی ہی نہین بلکہ کلیسیا اور اسکے عہدہ دارون کی حالت جو پیشوایان مذہب کہلاتے ہین اس سے بھی بدتر بیان کی گئی ہے " یہ بالکل سچ ہے کہ ہمارے اکثر گرجے مسیح کی اصلی تعلیم کے بالکل مخالف پڑے ہوتے ہین اور یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ہم اپنی روزانہ زندگیون مین ٹھیک اس طرز پر چل رہے ہین جس پر مسیح نہایت سخت الفاظ مین لعنت بہیجتا - عوام کی حالت کو مدنظر رکہکر یہ کہدینا تو آسان ہے کہ لندن کافر ہو رہا ہے لیکن اگر پادریون اور پیشوایان مذہب کو کافر کہا جاوے تو یہ بالکل درست ہوگا - ان بڑے بڑے عہدہ دار ان کلیسیا کی حالت پر غور کرو جو جو اس عقیدہ کے ایک لفظ پر بہی ایمان نہین لاتے جسکا اقرار وہ زبانی کرتے ہین اور جو بزرگ مسیح کے ساتھ دہوکا بازی کر کے روپیہ کے وصول کرنے مین یہودا اسکریوطی کا کام کرتے ہین ان دین کے خادمون کی حالت پر غور کرو جو اپنی روزمرہ زندگیون کے ہر ایک لفظ اور فعل مین اصل عیسائیت سے الٹا چل رہے ہین ان جبون والے منافقون کو دیکہو جو دوسرون کو وعظ کرتے ہین مگر خود اسکے ایک لفظ پر بہی عمل کرنیکی کوشش بہی نہین کرتے ان بے ایمان اور دنیا دار پادریون کو دیکہو جو دولتمندون اور لارڈون کے گہرون مین ہمیشہ دیکہے جاتے ہین نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور عمدہ عمدہ کہانے کہاتے ہین اور پھر سوسائٹی کی بدکاریون کا ایسے مزے لیکر ذکر کرتے ہین جیسے کوئی عام رند جو دوسرے کی بیوی کو نیکی کی راہ سے پھیر کر اغوا کرتا ہے - ان کینہ ور تنگدل جہگڑالو چہوٹے چہوٹے گرجاؤن کے پادریون کی حالت پر غور کرو جو اپنے اہل محلہ کو بجائے احسان ادائگی حقوق ہمسائگی - نیکی اور وحدت کا سبق دینے کے اون کو ایک دوسرے سے لڑواتے ہین - اور کافرون سے بدتر بلکہ خالص وحشیانہ سلوک ان سے کرتے ہین"

اس مین شک نہین کہ کلیسیا ان باتون کے کہنے کو برا سمجہتی ہے بلکہ بعض لوگ انکو مبالغہ سمجہتے ہین مگر میرا خیال ہے کہ جو بیحیائی اور بدکاری اس نام کے مقدس دائرہ کے اندر ہوتی ہے اس کا پورا پورا اظہار نہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے روزمرہ ہم امریکہ اور انگلستان کی اخبارون مین پادریون کی بڑہتی شراب خوری اور زنا کاری کے قصے پڑہتے ہین یہان ہندوستان مین ہی ایک پادری صاحب جو بہیڑ کہلانا اور بہیڑیے کا کام کرنا پسند کرتے ہین پکڑے گئے کیونکہ انکے متعلق یہ معلوم ہوا تہا کہ وہ یتیم لڑکیون سے جو اون کے سپرد تہیں بد فعلی کرتے رہے اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ سترہوین غریب لڑکی تہی جسکی عفت پر حملہ ہوا - اور اگر پادری صاحب اپنے وحشیانہ جذبات کو سولہ تک ہی محدود رکہتے تو کون انکے تقدس مآب ہونے مین شک کر سکتا تہا - سو یہ کمتر ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ظاہر ہو - انگلستان مین جو ایسے واقعات پبلک ہوئے ہین انکے متعلق میری کوریلی لکہتی ہے "جب عام طور پر بدنامی کا سیہ داغ ایک پادری کے دامن پر لگتا ہے تو زیادہ شرم اور مایوسی اور افسوس کا مقام ہوتا ہے - جب ہم ان طبقون مین ان لوگون کے حالات کو دیکہتے ہین اور اکثر ایسے حالات ہمارے دیکہنے مین آتے رہتے ہین جو بجائے زندگی کی پاکیزگی اور چال چلن کی صفائی کا نمونہ دکہلانے کے اپنے آپ کو اور اپنے اعلےٰ مرتبہ کو بدترین سیہ کاریون سے جو جاہل سے جاہل وحشی مین بہی بری معلوم ہوتی ہین ذلیل کرتے ہین

تو سخت ہی افسوس اور حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ جنسے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ وہ غلط کار انسانونکو سیدھی راہ پر لائین ان کی اپنی یہ حالت ہے - گذشتہ چند سالون مین بہت سے آدمیون کی ایسی مثالین ملتی ہین جو کلیسیا کے عہدہ دارون مین تھے اور جنہون نے عمداً شوخی اور بدمستی سے عزت اور نیکی کے ہر ایک پاک قانون کو توڑا اور ان کی یہ سیہ کاریان اور بھی سیاہ معلوم ہوتی ہین - جب ہم انکے سفید (چہرون نہین بلکہ) عقاید کو دیکھتے ہین ؟

روحانیت کی یہ گری ہوئی حالت کیون پیدا ہوئی ہے اسلئے کہ دنیا اور دولت کی محبت بڑھ گئی ہے اور یہ ایسی بیماری ہے جو عیسائی ممالک مین اعلے سے لیکر ادنے تک کو لگی ہوئی ہے یہ بالکل سچ ہے کہ انسان کے دل مین دو معبودون کی محبت نہین ہو سکتی - یا خدا کی پرستش کے لئے جگہ ہو گی اور یا دولت کے دیوتا کی پرستش کیلئے - عیسائی دنیا کی کل توجہ اور عقد ہمت اسوقت دولت کے جمع کرنے اور دنیوی آسایشونکے حصول مین لگی ہوئی ہے چنانچہ کتاب زیر ریویو کی مصنفہ لکھتی ہے " ایک نظر ان متکبرون کی طرف اٹھا کر دیکھو جو خداوند کے خادم کہلاتے ہین اور پرلے درجہ کے خود پرست جھگڑالو لڑاکے تنگ خیال ہین یعنی پوپ اور اسکے بڑے بڑے عہدہ دار یا کنٹربری کا لاٹ پادری - اور اسکے بشپ ڈیکین ڈین اور چھوٹے چھوٹے عہدیدار - یہ لاکھون روپے اور یہ امیرانہ ٹھاٹھ والے اور دنیا کے طلبگار جو یہ کہتے ہین کہ ہم انجیل کی وعظ کرنے کے لئے بلائے گئے ہین ان سے پوچھو کہ تمہارے پاس تمہارے ایمان لانے کی کونسی شہادت ہے - اور کونسی شہادت اس امر کی ہے کہ تم اسی آقا کے پیرو ہو جو عیاشی کو کبھی پسند نہین کرتا تھا اور جسکے پاس سر رکھنے کے لئے بھی جگہ نہ تھی - اور تم عام لوگو! تم کیونکر یہ دعوے کر سکتے ہو کہ تم اس غریب اور معمولی انسان کے پرستار ہو جبکہ تم اپنی زندگی کے ہر ایک فعل سے یہ ثابت کر رہے ہو کہ تم زمین و آسمان کی سب چیزون سے زیادہ دولت سے پیار کرتے ہو اگر تم جو کروڑہا روپیہ کے مالک ہو کبھی دین کے لئے خرچ بھی کرتے ہو تو صرف اسقدر اور اس غرض سے کہ تمہاری شہرت ہو اور تمہارا نام بڑا ہو - کیون تم اتوار کے دن اپنے منافق سرون کو یسوع کے نام کے آگے جھکاتے ہو جو بظاہر ایک بڑھئی کا بیٹا تھا - اور بڑھئی کا کام کرتا تھا - اور حالانکہ تم ایسی کام کرنیوالون اور مزدوری پیشہ لوگون کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہو اور جب فقیر تمہارے دروازہ پر آتا ہے تو اسے لات مار کر نکال دیتے ہو "

بدکاری کے پھیل جانیکو عیسائی اور غیر عیسائی سب نے مانا ہے مگر اس کتاب کی مصنفہ اعلے درجہ کی سوسائیٹی مین اسکے بہت ہی زیادہ پھیلجانے پر نہایت افسوس کرتی ہے " مگر تمدن کے دائرہ مین سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ بدکاری کا ارتکاب دن بدن زیادہ کھلے طور پر ہونا شروع ہو گیا ہے - اور معاہدہ نکاح سے نہایت بیحیائی سے لاپروائی دکھائی جاتی ہے اس بارے مین انگریزون کے سب سے اعلے طبقہ کی سوسائٹی سب سے بڑھی ہوئی ہے اور اس زمانہ کی سب سے بری مثالین اس مین ملتی ہین - یورپ یا امریکہ مین جو کچھ بھی کہ خدا سے دوری اور زندگی کی زندگیان بسر کیجاتی ہون ہمین کہنا یہ ماننا پڑتا ہے کہ گریٹ برٹن مین وہ لوگ موجود ہین جو تاریخی طور پر اپنے نامون کی عزت اور اپنی وجاہت کے سبب سے تمام ملک مین مشہور ہین جو اپنے گھر مین اپنی بیویون سے زنا ہوتا ہوا دیکھکر بھی نہایت بزدلی سے خاموشی اختیار کرتے ہین - اور دوسرون کے لڑکون کو اپنے لڑکے تسلیم کرتے ہین حالانکہ انکو خوب علم ہوتا ہے کہ وہ بچے ولدالزنا ہین - ہم نے ایک بڑے ذی رتبہ امیر کا حال سنا ہے جو ایک دوسرے آدمی کی عورت سے زنا کیا کرتا تھا اور جب اس بات کا چرچا عام ہو گیا تو دیوث خاوند نے اس بے حیائی پر پردہ ڈالنے کے عوض ساٹھ ہزار پونڈ کی رقم قبول کی اور اسی بات پر بالکل خاموشی ہو گئی اور اب وہ دونون فریق اعلے درجہ کی سوسائیٹی مین اس سے بھی زیادہ عزت اور ادب کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین جیسے کہ وہ پاک اور بے عیب ہونے کی حالت مین دیکھے جاتے اس لیڈی کی تصویر جسکی زناکاری کی قیمت ساٹھ ہزار پونڈ لی گئی تھی با تصویر تحریرون مین عموماً دیکھی جاتی ہے اور اس کے نیچے یہ موزون الفاظ درج ہوتے ہین کہ وہ عفت اور پاکیزگی کی ایک مجسم تصویر اور سفید کبوتری ہے - اس بیحیائی کے قصے مین اصل ملزمون سے بھی بڑھکر وہ فیشنیبل لوگ قابل الزام ہین جو ان کے اس چال چلن کو معمولی سمجھتے ہین "

اس کے علاوہ اس کتاب مین اور بہت سی چھوٹی چھوٹی بدیون کا ذکر ہے جیسے مہمان نوازی کا مفقود ہونا - گھر کے اندر کی خوشحالی کا زوال - فاخرہ لباس کا جنون - عورتون کا اجرت دیکر اخبارون مین اپنے متعلق یہ شایع کرانا کہ فلان عورت نہایت خوبصورت اور جوان اور دلفریب ہے - اخبارون کی گندہ حالت جو کالمون پر کالم یہی بیان کرنے مین سیاہ کر دیتی ہین کہ فلان ناچ یا عیش کی مجلس مین فلان عورت کا لباس ایسا اعلے اور ایسا چمکیلا اور ایسا دلکش تھا - اور اس نے فلان فلان جواہرات یا زیورات پہنے ہوئے تھے - دولت اور دنیا کی محبت - وغیرہ وغیرہ - مگر مین سمجھتا ہون کہ یہ تمام بدیان انہین دو کے فروع ہین جو مینے ابتداء مین بیان کی ہین - اور اسی لئے ان پر تفصیل سے لکھنے کی کچھ حاجت نہین - اگر وہ دو عیب دور ہو جاین یعنی ایمان اور اخلاق کا زوال تو چھوٹے چھوٹے نقص خود ہی دور ہو جائینگے - درحقیقت وہ چیز جس کی اسوقت مذہب سوسائیٹی کو سخت ضرورت ہے وہ خدا تعالے پر پاک اور سادہ اور یقینی ایمان ہے - وہ ایمان جس کی روشنی کی شعاعین ہر ایک ظلمت کو دور کر دین اور دل کو تمام بدخواہشات سے پاک کر دین - وہ ایمان جو زندہ اور طاقتور خدا کا چہرہ اسی دنیا مین دکھا دے - جب تک اللہ تعالے پر ایمان پیدا نہ ہو گا اور اس پاک ذات سے ایسا مضبوط اور خالص تعلق نہ ہو گا حقیقی پاکیزگی کبھی حاصل نہین ہو سکتی مغربی دنیا کا مذہب روا جاوے سکو عیسائی مذہب ہی کہہ لو خدا تعالے پر ایسا ایمان پیدا کرنے اور اس کے ساتھ ایسا تعلق قایم کرنے اور اسکی ایسی محبت اور عظمت دل مین قایم کرنے سے قاصر ہے اور یہی جڑ سب بدکاریون کی ہے دنیا مین دو ہی قسم کی کشش ہے یعنی ایک خدا کی اور دوسرے دنیا کی محبت اور آسایش اور روپے کی کشش - عیسائی دنیا اسوقت بکلی اس دوسری کشش کے نیچے آئی ہوئی ہے اور تمام افعال مین اور اقوال مین اور ارادون مین انکے مدنظر دنیا اور دنیا کی آسائش ہی ہے - اسلئے یورپ مین سوسائیٹی کی یہ حالت ہے جس سے خدا کا تعلق بالکل کٹ چکا ہے اور دنیا کا تعلق دن بدن بڑھ رہا ہے - خدا کا نام اتوار کے دن وعظ مین لینے کے لئے رکھا ہوا ہے اور دل مین خدا کی محبت بالکل نہین کیونکہ دل دنیا کی محبت سے پُر ہے اور خدا کی محبت کے لئے اس مین کوئی جگہ خالی نہین -

اگر کوئی یورپ مین طالب حق ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اسلام ہی وہ پاک مذہب ہے جو دل کو گناہ اور جذبات سے آزاد کرتا ہے اور اس دنیا کی محبت کی آگ پر پانی ڈالتا ہے یہی وہ مذہب ہے جو خدا کی راہ دکھاتا ہے اور انسان کو ان تمام برکات کا وارث بنا دیتا ہے جو پہلے راستبازون کو دی گئین - وجہ اس کی یہ ہے کہ اسلام ہی ایک وہ مذہب ہے جو گناہ سے نجات کا سچا راہ بتاتا ہے اور وہ راہ یہ ہے کہ وہ اپنی عجیب تاثیر والی تعلیم سے اور اللہ تعالے کی ہستی پر خارق عادت نشانون سے اور دعاؤن کی قبولیت سے ذات باری پر وہ پختہ اور یقینی ایمان پیدا کرتا ہے جسکے سامنے بدی کی طاقت کمزور ہو کر نابود ہو جاتی ہے کیونکہ جب انسان اس یقینی ایمان سے جسپر اسلام اوسکو پہونچاتا ہے یہ جانتا ہے کہ خدا ہے جو دل کے بھیدون کو جانتا اور انسان کو اوس کی بدکاری اور احکام الٰہی کی خلاف ورزی پر گرفت کر سکتا ہے اور اسکی طاقت کے بالمقابل سب طاقتین ہیچ ہین تو وہ کبھی نہ خفیہ اور نہ ظاہر اسکی خلاف ورزی مین قدم رکھ سکتا ہے - کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو خدا کے غضب کی آگ اسکو بھسم کر جائے گی - یہ وہ پاک اور مضبوط ایمان ہے جسکی اسوقت یورپ کو بلکہ کل دنیا کو ضرورت ہے اور اس کے سوائے دنیا کی نجات کہین نہین -

---

ہندوستان کا آیندہ وایسرائے - لارڈ منٹو جو بجائے ہز اکسلینسی لارڈ کرزن بہادر ہندوستان کے گورنر جنرل مقرر ہو کر عنقریب تشریف لانیوالے ہین انکی نسبت ناظرین کو یہ معلوم کر کے بہت بڑا اطمینان ہو گا کہ آپ اس نسل سے تعلق رکھتے ہین جس کا ایک شخص پہلے بھی ہندوستان کا گورنر جنرل رہ چکا ہے اور یہ چوتھے لارڈ منٹو ہین جو اب ہندوستان آ رہے ہین - پہلے ارل آف منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک ہندوستان مین بعہدہ وایسرائے ممتاز رہ چکے ہین وہ لارڈ منٹو جنہون نے ۱۸۰۸ء مین شاہ ایران اور امیر صاحب سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی پالیسی کو کام مین لا کر نپولین بونا پارٹ شاہ فرانس کے حملہ سے ہندوستان کو بچا لیا تھا - اور جس کے لئے انکا زمانہ وایسرائے ۱۸۰۷ء لغایت ۱۸۱۳ء خاص طور پر مشہور ہے - آپ کے جد امجد ہین -

یہی نہین کہ آپ موروثی عہدہ وایسرائے پر ممتاز ہوئے ہین - بلکہ آپ کو ہندوستانی معاملات کا ذاتی تجربہ بھی ہے - چنانچہ ۱۸۷۹ء کی جنگ افغانستان میں آپ شریک رہ چکے ہین - ملکی و فوجی معاملات کے تجربہ کا یہ کافی ثبوت ہے کہ آپ ۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۶ء تک گورنر جنرل کینیڈا کے ملٹری سکرٹری اور فساد کینیڈا ۱۸۸۵ء مین چیف آف اسٹاف کے ممتاز عہدہ پر متعینات تھے

جاپان مین اشاعت اسلام

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین مسٹر محمد سحاق پرچہ کی ایک جاپانی چٹھی شائع کی گئی تہی اسکے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر کی ایک مراسلت شائع ہوئی ہے۔

ان چٹھیون کو پڑہ کر ناظرین الحکم کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ جاپان مین اشاعت اسلام کی بڑی بہاری ضرورت ہے۔ اور چونکہ آجکل حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت بہی اسطرف مائل ہوئی ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ وہ دن قریب ہین جو جاپان مین اسلامی سلطنت ہو۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جن ایام مین اعلیٰحضرت دعا کے لئے باغ مین تشریف لے گئے تہے۔ عالیجناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور نے حضرت اقدس کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تہی مگر اعلیٰحضرت کو اسطرف خیال بہی پیدا نہین ہوا تہا چنانچہ اسوقت جو کچہ آپنے فرمایا تہا اور جسے مین ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء کے الحکم مین شائع کر چکا ہون۔ مناسب موقع کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کے ازدیاد ایمان کی خاطر اس کو پہر ذیل مین درج کر دون

"مسیح موعودؑ اور خدا پر ایمان"

۲۶-جون ۱۹۰۵ء کی صبح کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب نے جو سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کے لئے جو ایک خاص جوش اپنے دل مین مخفی رکہتے ہین اور چاہتے ہین کہ جسطرح ممکن ہو یہ تبلیغ ہر ملک ہر قوم اور ہر زبان مین ہو جاوے۔ حضرت حجۃ اللہ کے حضور جاپان مین تبلیغ سلسلہ کے سوال کو چہیڑا۔ اس بنا پر کہ جاپان اسوقت سب کی نظرون مین ایک خاص مرکز ہو رہا ہے عیسائی لوگ کوشش کر رہے ہین کہ عیسائیت کا پرچم وہان لہرانے آریا اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے جاپان کو وسیع میدان سمجہتے ہین ان حالات کو مدنظر رکہکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کا جوش رکہنے والا دل خاموش نہین رہ سکتا تہا اس نے حضرت حجۃ اللہ کے حضور اس سوال کو چہیڑا۔ مین خود اس موقعہ پر موجود نہ تہا۔ حضرت مخدوم الملۃ نے مجہے وہ حالات سنائے اور مکرمی ایڈیٹر بدر نے (جہانتک ان کا حافظہ اور قلم ان کلمات کو محفوظ کر سکا جو حضرت قدس کے مونہہ سے نکلے) وہ نقل کئے ہین اس لئے مین بدر سے وہ مختصر تقریر درج ذیل کرتا ہون اور درج کرنے سے پہلے بتانا اور لکہنا چاہتا ہون کہ جب جاپان اور روس کی لڑائی شروع ہوئی ہے اور ابہی کوئی میدان جاپان نے نہین مارا تہا۔ حضرت اقدس کو ایک الہام ہوا تہا۔ ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت اس الہام کو ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ جانتا ہے خصوصاً وہ لوگ جو دارالامان مین رہتے ہین میری غفلت سے یہ اخبار مین پہلے شائع نہین ہو سکا۔ اسوقت میری غرض اس الہام کے اندراج سے یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کے ساتہہ اس مشرقی طاقت کو کوئی مناسبت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ایڈیٹر

۲۶-جون ۱۹۰۵ء ایک دوست نے تحریک کی کہ جاپان مین تہذیب کی بہت ترقی ہوئی ہے اور عیسائی لوگ اسبات کی کوشش کر رہے ہین کہ تمام جاپانی عیسائی ہو جائین آریون نے بہی لاہور مین جاپانی زبان سیکہنے کے واسطے ایک مدرسہ قائم کیا ہے اور جاپان مین کئی آدمی بہیجے ہین۔ اگر مناسب ہو تو سلسلہ حقہ کی اس ملک مین اشاعت کے واسطے تجویز کی جاوے۔

اسپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہر نبی اور رسول کا آخری زمانہ اسکے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کا پہلا بہت سا حصہ مصائب اور تکالیف مین گذرا تہا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تہا ہم بہی اپنی عمر کا بہت سا حصہ طے کر چکے ہین اور زندگی کا کچہہ اعتبار نہین۔ اب خدا کے وعدون کے پورے ہونے کے دن ہین ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت مین مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہین ہمین مناسب نہین کہ اور طرف توجہ کر کے اس فیصلہ مین گڑبڑ ڈال دین ہم چاہتے ہین کہ اب اس فیصلہ کو دیکہہ لین۔ اس ملک مین جو جماعت طیار ہوئی ہے ابہی تک وہ بہی بہت کمزور ہے بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہین اور لوگون کے سامنے انکار کر دیتے ہین اور پہر بعد مین ہم کو خط لکہتے ہین کہ ہمارا انکار دلی نہین ہے۔ گو ایسے لوگ اس آیت کے ذیل مین آجاتے ہین من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان تاہم جن کے دلون مین حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹہہ جائے وہ ایسا فعل نہین کر سکتے۔ فی الحال موجودہ معاملات مین ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بہروسہ رکہتے ہین کہ معاملہ دور جانے والا نہین ایسے معاملات مین آریون کے ساتہہ ہماری کوئی مناسبت نہین ہو سکتی وہ قوم کو بڑہانا چاہتے ہین اور ہم دنیا مین تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہین اگر ہم آریون کی نقل کرنا چاہین تو ان کی پیروی ہمارے لئے پیشوائی ہو گی اور ہم گویا نقل کرنے والے گردانے جاوینگے اگر خدا تعالےٰ جاپانی قوم مین کسی تحریک کی ضرورت سمجہے گا تو خود ہم کو اطلاع دیگا۔ عوام کے واسطے امور پیش آمدہ مین استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہین جب تک پہلے سے خدا تعالےٰ کا منشاء نہ ہو ہم کسی امر کی طرف توجہ کر ہی نہین سکتے ہمارا دار و مدار خدا تعالےٰ کے حکم پر ہے انسان کی اپنی کی ہوئی بات مین اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر خدا چاہیگا تو اوس ملک مین طالب اسلام پیدا کرے گا جو خود ہماری طرف توجہ کریگا۔ اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے انتظار مین ہین۔ ان سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مین اپنی جماعت کے سب لوگون کو توجہ دلاتا ہون کہ یہ دن بہت نازک ہین خدا سے ہراسان و ترسان رہو ایسا نہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جائے اگر تم دوسرے لوگون کیطرح بنو گے تو خدا تم مین اور اون مین کچہہ فرق نہ کرے گا اور اگر تم خود اپنے اندر نمایان فرق پیدا نہ کرو گے تو پہر خدا بہی تمہارے لئے کچہہ فرق نہ رکہے گا عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بہی ہو تو اوس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بہی غرق کر دیتا ہے لیکن اگر ظاہر کچہہ اور ہو اور باطن کچہہ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے سب سے پہلے دلون کی تطہیر کرو۔ مجہے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ کہ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہین اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتیار صرف دعا ہے اور دلون کی پاکیزگی اگر ہم اپنے آپ کو درست نکرین گے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہونگے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان مین کیا رکہا ہے ہان زبان سیکہنے مین کوئی حرج نہین داشتہ آید بکار۔ اگر ہمین خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکہنے کے آج ہی چل پڑین ہم ایسے معاملات مین کسی مشورہ پر نہین چل سکتے خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔

اس تقریر کو پڑہ کر صاف کہل جاتا ہے کہ اعلیٰحضرت محض کسی شخص کی ذاتی تحریک یا کسی اور مذہبی فرقہ کی تقلید کے طور پر کوئی کام نہین کرتے بلکہ آپ اسوقت تک دخل ہی نہین دیتے جب تک اللہ تعالےٰ کی خفی یا جلی وحی آپ کو متوجہ نکرے۔

اسوقت جو اعلیٰحضرت کو اسطرف توجہ ہوئی ہے۔ اور آپ نے خصوصیت کے ساتہہ مولانا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جاپان کے لئے ایک کتاب لکہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے۔

حضرت اقدس کی تقریر مین ایک جملہ ہے "ہمارا دار و مدار خدا تعالےٰ کے حکم پر ہے انسان کی اپنی کی ہوئی بات مین تو ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے اگر خدا چاہے گا تو اس ملک مین طالب اسلام پیدا کر دیگا" چنانچہ اب جو خبرین خاص جاپان کی شائع ہوئی ہین وہ نہایت ہی مسرت بخش ہین انکو پڑہ کر اسلام کی روشنی کے اطراف عالم مین پہیلنے کا خواہشمند لوزالعد وجد مین آگیا۔

اخبار عام نے ۲۶ اگست ۱۹۰۵ء کی اشاعت مین اپنے لیڈنگ آرٹکل مین مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے۔

آجروز کی فالتو خبرون مین ایک خبر خاص وضعدار پائی جاتی ہے جاپان کے اہل قلم اپنی قوم کو مائل کر رہے ہین کہ دین اسلام کو بہت غور اور توجہ سے مطالعہ کرین + اونہون نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ فوجی لڑائی کا طریق بزرگان اسلام کی ایجاد ہے اس سے پہلے لڑائی کا طریق اس طرح تہا کہ ایک ادہر سے نکلا ایک ادہر سے اور تعداد مین مل کر میدان مین آتے تہے۔ لیکن مجموعی طور پر یورش کرنا اور بجائے منفرد کے مجموعی طاقت سے مقابلہ کرنا اوسکو سراسر اسلامی ایجاد قرار دیتے + انہون نے ذاتی تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ آجکل کے فن جنگ کے بنیادی اصول اسلام سے اخذ کئے ہین اسی لحاظ سے وہ سمجہے جاتے ہین کہ اس مذہب کی خوبیون کی تحقیقات کرنا بہت مفید ہوگا وہ قوم کو ہی اسکا شوق نہین دلاتے ہین بلکہ جاپانی گورنمنٹ کو بہی مائل کرتے ہین کہ اہل جاپان کو اس کے قیمتی مطالعہ کے ضروری وسائل بہم پہنچائے تاکہ اہل جاپان کو اسلام کی اصلی خوبیون کے معلوم کرنے مین سہولت ہو + چین مین بہی بہت مسلمان ہین اور جاپان مین بہی مسلمان پائے جاتے ہین + عیسائی مذہب کی اہل جاپان نے بخوبی تحقیقات کی ہے لیکن اس سے ان کے مذہب مین فرق نہین آیا ہے۔ مکتی فوج کے جنرل بوتہ نے جاپان کو عیسائی بنانے کا بیڑا اوٹہایا ہے اس مین کامیابی مشکل ہے بالفعل علمائے جاپان اسلام کے اصلی رازون سے واقف ہونے کی کوشش کرتے ہین اون کو اس مین بعض خاص خوبیان نظر آئی ہین اس سے شوق تحقیقات مزید کا چمک اٹہا ہے

یہ اقتباس حضرت اقدس کی تقریر کے ان فقرات

کی صداقت کو کیسا ظاہر کرتا ہے جو بیٹے ابہی جبی قلم سے لکہے ہین جبکہ خود جاپان والون کو اسلام کی تحقیق کا شوق غالب ہوا ہے -

تو بڑی امید ہوتی ہے کہ کیا عجب جاپان دولت اسلام سے مالامال ہوجائے + عام طور پر بہی مسلمانون نے محسوس کیا ہے کہ جاپان مین مسلمان مشنری جانے چاہئین جو وہان جاکر اسلام کی اشاعت کرین مین اس سوال پر بعد مین غور کرونگا - فی الحال یہہ ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ پولیٹکل پہلو سے بہی جاپان اگر اسلام قبول کرے تو گویا سات کروڑ چینی مسلمانون اور لاکہون دوسرے جزائر کے مسلمانون کا ملکی خلیفہ اور مقتدا بن جائیگا - اور یون تمام چین پر انکا رعب اور اقتدار غالب ہوجائیگا - چینی مسلمان نہایت بہادر جری اور راستباز ہین اور اس قسم کی سات کروڑ آبادی کا مرجع بن جانا کوئی تہوڑی سی بات نہین ہے -

اس سوال کو چہوڑ کر اب اس امر پر غور کرنا ضروری ہے کہ جاپان مین کونسا اسلام شائع کیا جاوے؟ ناظرین میرے اس جملہ پر شاید چونکے ہون - لیکن مین انہین اس امر پر غور کرنے کے لیے منتظر چہوڑ کر انکا حل دوسری اشاعت مین بتاؤنگا -

تیرہ سوالون کا جواب

مولانا مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور نے تیرہ سوالون کا جواب لکہا ہے جسکو مین ناظرین الحکم کے فائدہ کے لیے ذیل مین درج کرتا ہون - مولانا ممدوح ایک مخلص اور سرگرم صاحب حال احمدی ہین اللہ تعالے ہم سب کو ایسا اخلاص عطا فرماوے - آمین - ایڈیٹر -

بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا فتاح
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

امر اول - کیا فرماتے ہین علماء راسخین العارفین الحق الیقین شرع متین اس بارہ مین جو آیہ شریفہ لکہا ہے کہ ہو انہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - اب ختم نبوت کے بعد کسی ایسے نبی کو جو صاحب شریعت ہو خواہ وہ نبی نیا ہو خواہ وہ نبی پرانا ہو اوس کا ماننا کیسا ہے سچ کہو اجر خدا سے پاؤ -

امر دوم - کیا نبی یا رسول کا لفظ کسی دوسرے شخص پر بول سکتے ہین جو مجدد یا محدث ہو یا امام مہدی ہو کیا حکم ہے بموجب قرآن حدیث کے ہو -

امر سوم کیا وحی کا لفظ عام ہے یا خاص ہے کیا نبی کے سوائے غیر نبی پر بہی بول سکتے ہین یا نہین اسکا کیا ثبوت ہے قرآن کریم سے دو تو اجر خدا سے پاؤ -

امر چہارم - معجزات کے بارہ مین جو ذکر حیات اور ممات کا چلا آتا ہے وہ محکمات ہین یا متشابہات ہین اسکا ثبوت قرآن کریم اور حدیث سے ہو -

امر پنجم - حضرت عیسے امام مہدی آخر الزمان کی شان مین یہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم مین آئی ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم کیا یہ دونون شخص الگ الگ ہین یا دونون کا ماحصل ایک شخص ہے ثبوت اس کا قرآن کریم ہو -

امر ششم - خسوف اور کسوف اور دیگر نشانات جو اسوقت ظہور کرتے جاتے ہین کیا یہ اتفاقی امر ہین یا کسی مدعی کے دعوے کی دلیل ہین انصاف سے جواب ہو -

امر ہفتم - سورۂ تحریم مین مومنون کو خدا کریم نے مریم اور آسیہ کا خطاب دیا ہے اسکا کیا سبب ہے جبکہ عیسے بنی اسرائیلی آنے والا تہا یا احمدی عیسے سے غرض ہے انصاف سے جواب دو اجر خدا سے پاؤ -

امر ہشتم - ایمان کی صفت کیا ہے کیا کہلے کہلے نشان دنیا پر دیکہنا ہے یا پوشیدہ غیب پر ایمان لانا ہوتا ہے - ایمان سے جواب دو -

امر نہم - قرآن کریم مین پچیس نبیون کا ذکر ہے اور اور توریت مین کچہہ زیادہ نبیون کا بیان مگر حدیث شریف مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار نبیون کا ثبوت -

امر دہم کیا قرآن کریم مین انبیاء ماسبق کے قصہ کہانیان ہین یا ہمیشہ کی موجودہ صداقت کی پیشینگوئیان ہین قرآن سے جواب دو -

امر یازدہم - اور جب امام مہدی آویگا تو اوس کے دعوے کی کیا دلیل ہے اور اوسکا کونسا زمانہ ہے اور قرآن کریم سے اوسکے زمانہ کا ثبوت کیا ہے -

امر دوازدہم - اور امام مہدی آخر الزمان کی جو لوگ مخالفت کرینگے اون کا انجام کیا ہوگا کیا وہ مومن بہی بنے رہینگے یا کچہہ اور -

امر سیزدہم - اور امام مہدی آخر الزمان کیا کل مذہبون کا فیصلہ کریگا یا سب لوگون کی ہان مین ہان ملاتا پہریگا بینوا توجروا مستفتی خلیفہ عبد الوہاب عفی عنہ

امر اول کا جواب - حضرت رسول اکرم نے فرمایا ہے میرے پانچ نام ہین محمد احمد ماحی حاشر عاقب یعنے ناعب پیچہے آنے والا وہ شخص میرا نائب ہو اور اب خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی یا رسول جو صاحب شریعت ہو تو وہ نبی یا رسول جو صاحب شریعت ہے قدم زمین پر رکہے تو شریعت محمدی کا منسوخ ہونا ضرور لازم ملزوم ہوگا اور آپکو ختم نبوت کی مہر کا توڑنا لازم آئیگا - اور حدیث لا نبی بعدی بہی تو موجود اور بعد قرآن کریم کے حضرت عیسے کو اوتار کر کے انجیل پر سب کو عمل کرا کر کے نصاری بنانا ہے کیا حضرت عیسے نبی نہین ہین یا صاحب انجیل کتاب نہ تہے یا نبوت باطل ہو جائیگی فہو س +

امر دوم کا جواب - دیکہو قرآن کریم مین نبی اور رسول کا لفظ آیت وارسلنا الریح الخ
ترجمہ - اور ہم ہی حمل کرنیوالی ہوائین بہیجتے -
انا ارسلنا الشیاطین علے الکفرین
ترجمہ کہ ہم شیطان کو کافرون پر بہیجتے اور دیکہو حضرۃ عیسے کے شاگردون کو قرآن کریم مین مرسلون کا خطاب خدا نے فرمایا ہے آیت واضرب لہم مثلا اصحاب القریۃ اذ جاءہا المرسلون اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون
ترجمہ - اور اونکو اوس بستی کی مثال دیکر سمجہا دے جب اون کے پاس رسول بہیجے جب ہمنے اون کی طرف دو کو بہیجا انکی انہون نے تکذیب کی پس ہم نے تیسرے سے مدد کی پس اون سب نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بہیجے گئے ہین اور نبی کا لفظ نبا سے نکلا ہے دیکہو آیت عم یتساءلون عن النبا العظیم پس دیکہو نبا سے نبی بنا ہے اور خدا اپنے کامل بندون کو غیب کی خبرین دیتا ہے اس سبب سے وہ نبی رسول کے لقب سے ملقب کئے جاتے ہین دیکہو حدیث مثلہم کمثل الانبیاء علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اس سے بہی نبی کا لفظ عام بہی ہے خاص بہی ہے مگر ملا ثناء اللہ کی بات تو مثل اونٹ کے گوز کی ہے نہ زمین کی ہے نہ آسمان کی - افسوس صد افسوس افسوس -

امر سوم کا جواب - دیکہو لفظ وحی غیر نبی پر بہی خدا نے فرمایا ہے آیت واوحینا الی ام موسی یعنے ہم نے موسی کی مان پر وحی نازل کی آیت واوحی ربک الی النحل یعنے اور تیرے رب نے شہد کی مکہیون پر وحی بہیجی اور دیگر آیت واذ اوحینا الی الحواریین اور جب حواریون پر وحی کی آیت شیطین الانس والجن یوحی ترجمہ شیطان آدمیون کے اور جنون کے وحی ڈالتے ہین آیت واخرجت الارض اثقالہا بان ربک اوحی لہا -

امر چہارم کا جواب - قرآن کریم سے ثابت ہے کہ فوت شدہ انسان دوبارہ دنیا مین نہین آیا کرتے اور نہ اسکی کوئی نظیر قایم ہے دیکہو آیات مندرجہ ذیل فیمسک التی قضی علیہا الموت یعنے جسپر موت وارد ہوگئی خدا تعالے اسے دنیا مین آنے سے روک دیتا ہے - (۲) وحرام علی قریۃ اہلکناہا انہم لا یرجعون یعنے قریہ جسکو ہم نے ہلاک کردیا یعنے حقیقی موت اسپر وارد ہوگئی اون کا دنیا مین دوبارہ آنا حرام ہے - (۳) حتی اذا جاء احدہم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انہا کلمۃ ہو قائلہا ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون - یعنے جب کافرون مین سے ایک کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجکو پہر دنیا مین بہیجدے کہ مین نیک عمل کرون اور تدارک مافات مجہسے ہوسکے تو اوسکو کہا جاتا ہے کہ ہرگز نہین ہوگا یہہ صرف اوسکا قول ہے یعنے خدا تعالے کی طرف سے ابتدا سے کوئی بہی وعدہ نہین کہ مردہ کو پہر دنیا مین بہیجے اور پہر آگے فرمایا کہ جو لوگ مرچکے ہین اون مین اور دنیا مین ایک پردہ ہے جسکی وجہ سے وہ قیامت تک دنیا کی طرف رجوع نہین کرسکتے ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون یعنے پہر تم قیامت کے دن ہی قبرون سے اوٹہائے جاؤگے - وما ہم بمخرجین یعنی وہ اس سے نکالے نہین جائینگے اور دیکہو حدیث مشکوٰۃ رواہ الترمذی یعنے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجکو ملے اور فرمایا اے جابر کیا سبب ہے کہ مین تجہے غمناک دیکہتا ہون مین نے کہا یا رسول اللہ صلعم میرا باپ شہید ہوگیا اور میرے سر پر عیال اور قرض کا بوجہہ چہوڑ گیا آپنے فرمایا کہ مین تجہے اسبات کی خوشخبری دون جسطور سے اللہ جل شانہ تیرے باپ سے ملا - مین نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ مجہے بتلائے تو آپنے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کسی کے ساتہہ بغیر حجاب بات نہین کرتا ہے مگر تیرے باپ کو اوسنے زندہ کیا اور بالمواجہ گفتگو کی اور کوئی درمیان حجاب نہ تہا اور پہر اوسنے تیرے باپ کو کہا اے میرے بندے کچہہ مجہہ سے مانگ کہ مین تجہے دونگا تب تیرے باپ نے عرض کی کہ اے میرے رب مجہکو زندہ کرکے پہر دنیا مین بہیجدے تا تیری راہ مین دوبارہ دنیا مین شہید کیا جاؤن تب اللہ تبارک تعالے نے فرمایا کہ ایسا نہین ہوگا کیونکہ مین ابدی طور پر عہد کرچکا ہون کہ جو لوگ فوت ہوجائین پہر وہ دنیا مین بہیجے نہین جائینگے انتہیٰ لا یرجعون قرآن کریم کی آیت ہے آیات محکمات ہن ام الکتب واخر متشابہات یعنی آیات محکمات کبہی بہی نہین بدلتا ہے مگر متشابہات

بدلتے رہتے ہیں اور یہی قانون قدرت ہمیشہ کا ہی۔ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۵ پ ۵ اب اسکے بعد جو اختلاف ڈالتا ہے وہ جانے۔

امر پنجم کا جواب - حدیث میں فیکم وامامکم منکم میں واؤ عاطفہ ہے ابن مریم مضاف مضاف الیہ ہے اور عطف مضاف الیہ پر پڑا ہے اور اسکی تفسیر قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے - ہو ہذا تلک آیات الکتاب وقرآن مبین آیا الکتاب مضاف ہے اور عطف مضاف الیہ پر پڑا ہے اب اس سے توصاف ثابت ہوگیا دونو کا ماحصل ایک شخص ہے اور اس کی صداقت کی گواہی آل عمران اور سورہ تحریم نے بھی دیدی ہے اور یہ شعر الہامی نعمت اللہ ولی کا جو دہلی کے گرد نواح کے ہیں ؎

مہدی وقت و عیسئے دوران
ہر دو را شہسوار مے بینم

یہہ شعر رسالہ اربعین سے نقل کیا گیا ہے -

امر ششم کا جواب - اگر یہہ خسوف کسوف اور دیگر نشانات اتفاقی امر ہیں اور کسی مدعی کے دعوے کی دلیل نہیں ہیں تب تو یہ دین بھی دوسرے مذہبوں کی طرح مردہ ہے کیونکہ اسکے نشان بھی پیچھے رہ گئے ہیں اور آگے کو کچھ باقی نہیں رہا ہے فہو ہر ہے ہمارے علماء پر جو تمام قرآن اور حدیث میں نشانات بھرے ہیں اور وہ ظہور بھی کرتے جاتے ہیں علماء سر سے پانی سب پر پھیرتے جاتے ہیں -

امر ہفتم کا جواب - آل عمران اور سورہ تحریم میں خطاب ابن مریم کا دیا گیا ہے اسکی کیا وجہ ہے جو اسرائیلی نبی ہے تو اسمان سے اتارا جائے اور ختم نبوت کی مہر کو توڑا جائے اور حضرت ابراہیم رشد جو حضرت اسحاق کو ملا تھا اور باقی ورثہ حضرت اسمعیل کا جو رسول اکرم کو ملا تہا وہ ورثہ مسلمانون کو خدا آکر مانگنے کے واسطے نمازمین درود شریف کی تعلیم فرمائی گئی ہے کما صلیت علے ابراهیم اور کما بارکت علے ابراهیم یعنے جیسے انبیا حضرت اسحاق کی نسل مین ہوئے حضرت عیسیٰ پر آکر سلسلہ ختم ہوا ویسا ہی حضرت اسمعیل سے سلسلہ شروع ہوکر محمدی مسیح پر جاکر سلسلہ ختم ہو ذرا غور کرکے دیکہو دین محمدی کے دشمن مت بنو اس امت کی نسبت خدا نے فرمایا ہے وکنتم خیر امة اخرجت للناس ہے خیر امت تو بنے مگر ورثہ دوسرا لیجائے - افسوس -

امر ہشتم کا جواب - ایمان بالغیب کی صفت مین آیا ہے الذین یومنون بالغیب یعنے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور آیت اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۵

ترجمہ - جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پہر اسپر قایم رہے انپر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف مت کرو نہ غم کہاؤ اور اوس جنت کی خوشخبری لو جسکا تم کو وعدہ دیا گیا تھا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ رائی کے دانہ کی برابر جسکا ایمان ہوگا وہ کرامات دکہائیگا اور ایسا ہی انجیل مین بہی ہے دیکہو انجیل مرقس ۱۶ اور لوقا ۱۷ اب ہر ایک شخص کو لازم ہے اس معیار پر پہلے اپنے ایمان کو پرکھنا چاہئے تب دوسرے کو کافر کہنا چاہئے مگر اپنے ایمان کی تو کچہہ خبر بہی نہیں ہے مگر دوسرون پر جلد فتوے طیار کرکے کافر بنادینا کیا اس سے پہلے اولیاء اللہ کے مقابل مین علما نے ٹھوکر نہین کہائی ہے افسوس صد افسوس اور جن اماموں کو تم مانتے ہو اُن کی سوانح کو تو دیکھہ لیا ہوتا جلد بازی کرنے ہو

امر نہم کا جواب - اور خدا نے فرمایا کوئی ملک ایسا باقی نہیں جس مین کو مصلح الدین ہمنے نہین بہیجا ہو آیت وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنے اور کوئی امت ایسی نہیں جس مین نذیر نہین ہو گذرا اور ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیاء کا ذکر حدیث مین ہے اور ویسا ہی نور کی حدیث مین آیا کہ آپکی پیشانی سے ایک لاکہہ چوبیس ہزار قطرہ گرے جس سے ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیا پیدا ہوئے اب اون کا مثیل بہی تو اس امت مرحومہ مین سے ہونا چاہیئے تہا اور آیت وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تمکو مگر واسطے تمام عالموں کی رحمت کے اور اب سچون کو سچائی اور جہوٹون کو لعنت کا طوق نہ ملے اور سچ اور جہوٹ مین فرق نہ کیا جائے تو رحمت عالم کہان سے ثابت ہونگے اور تو مین اپنے مذہب کو مت کہتے ہیں اور اس . . . . امت کو ام کا خطاب ملا ہے اب اس کو چاہیئے شیر بچون کے صادق کے سر پر صداقت کا تاج عطا کرے تب تو خیر الامم کے لقب سے ملقب ہو

امر دہم کا جواب - اب دیکھو قرآن کریم قصہ کہنے والون کو کیا کہتا ہے آیت یقول الذین کفروا ان هذا الا اساطیر الاولین ۵ پ ۷ یعنے منکر کہتے ہیں کہ یہہ تو محض پہلون کے قصے ہیں اور اس آیت کے مثل آیت قرآن کریم مین سات یا آٹھ مقام پر ہے اب جو شخص قرآن کریم کے قصوں کو قصہ کہے تو وہ شخص کافر بنتا ہے بموجب قرآن کریم کے کیونکہ وہ توہمیشہ کی موجودہ صداقت کی پیشین گوئیاں ہیں اور پیشین گوئیون کو قصہ کہے رنگینی بیان کیا گیا ہے افسوس صد افسوس جلد بازون پر جو آگا پیچہا نہین دیکہتا ہے -

امر یازدہم کا جواب - مہدی کا لفظ مہد سے مشتق ہے اور مدعی موعود کے دعوے کی دلیل موجود ہے دیکہو آیت وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۵ پ ۲۷ یعنے اور زمین کو ہمنے فرش بنایا پس ہم کیا اچھا مہد بنانے والے ہیں + اب دیکہو خدا نے ریل کا کیسا فرش بچہادیا ہے دیگر آیت اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پ ۲۵ یعنے جسنے تمہارے واسطے زمین کو گہوارہ بنادیا اور اوس مین تمہارے واسطے راستے بنادئے تاکہ تم راستے معلوم کرو اور اونٹ اور اونٹنیان معطل ہوجائین اور چاند اور سورج کا رمضان مین گہن ہونا اسکے صداقت کی گواہ ہے اور اسم بامسمیٰ کے ساتہہ ظہور کرتا جاتا ہے -

امر دوازدہم کا جواب - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتة الجاهلیة یعنے جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ جاہلیت کی موت پر مرگیا افسوس لوگ منہاج نبوت کو بہی نہین جانتے ہیں -

امر سیزدہم کا جواب - بموجب قرآن کریم کے حمار اسفار بن جائینگے تو پہر وہ کسکی تقلید کرتا پہریگا وہ تو حاکم عادل ہوکر آئیگا اور حنیفت کے لقب سے ملقب ہوکر قرآن کریم کے مطابق فیصلہ اپنی عدالت سے دیگا دیکہو آیت مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۵ پ ۲۸ یعنی جن لوگون کو توراة اوٹہوائی گئی پہر اونہوں نے اسکو نہین اوٹہایا وہ اوس گدہے کے مانند ہیں جو کتابین اٹہاتا ہے دیکہو حدیث صحیح بخاری اور مسلم مین ہے لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ - ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اوس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اتریگا تم مین عیسیٰ بیٹا مریم کا حاکم عادل ہوکر توڑیگا صلیب کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کردیگا لڑائی کو اور علما نے خنزیر کو استعارہ مین خنزیر صفت انسان سے مرادلی ہے جو ہر ایک قوم اور مذہب مین ملے جلے چلے آتے ہین سو حضرت اقدس بہی اون سکو قتل کرتے جاتے ہین اور صادقون کے سر پر صداقت تاج بہی رکہتے ہین -

راقم احقر غلام امام احمدی عزیز الواعظین ابن شاہ محمد بن محمود ساکن شاہجہانپوری جولائی ۱۹۰۵ء مطابق جمادی الاول ۱۳۲۳ھ عفی عنہ -

---

طبیبِ حاذق

مخدوم الملت کی ناسازی طبیعت

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی طبیعت نصیب اعدا یون تو عرصہ سے کسی نہ کسی رنگ مین ناساز چلی آتی ہے مگر پچھلے دنون زلزلے سے پہلے کثرت پیشاب کیوجہ سے آپ پر شدید حملہ ہوا تہا - اس حملہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیم شبی دعاؤن نے اعجاز مسیحائی دکہایا اور آپ کو صحت ہوگئی لیکن کچھہ نہ کچھہ اثر اسکا چلا جاتا تہا - جو ہفتہ زیر اشاعت مین بہت خطرناک صورت مین نمودار ہوا + وہ یہہ کہ حضرت مخدوم الملتہ کی پیٹھہ پر بین الکتفین ایک چھوٹی سی پہنسی نمودار ہوئی جسکو انہون نے ایک معمولی پہنسی سمجہا - لیکن جب اسکا زور بڑہتا ہوا معلوم ہوا تو مخدومی ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے (جو تین مہینہ کی چھٹی لے کر آئے ہوئے ہین) اسے چیرا اور یہہ پہنسی سرطان تشخیص ہوئی جس روز اس پہوڑے کو چیرا گیا اسی روز مولوی صاحب ڈاڑہ کے درد شدید مین بہی مبتلا تہے صبح کو اسے نکالا گیا اور شام کو اس پہوڑے کو چیرا دیا گیا -

اسکی تکلیف سے درد اور کرب کی وجہ سے مولویصاحب رات بہر آرام نہ کر سکے اور پیٹھہ پر ورم ہوگیا مگر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا اور وہ ورم کم ہوگیا - لیکن پہر اس مواد ردیہ اور سمیہ کے باعث جو پہوڑے کے اندر تہا اور حرام مغز پر واقع ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف اور اضطراب رہا اور اسکے ساتھہ ہی بخار ہوگیا - بخار اسقدر شدید تہا کہ کچھہ کہا نہین جا سکتا - اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے اور طبیعت رو بصحت ہے یہہ تو بیماری کے معمولی حالات ہین - لیکن اس بیماری کے متعلق بیان کرنے کے قابل بعض اور ضروری امور ہین جنہون نے ہم لوگون کو جو یہان قادیان مین موجود ہین حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجاب اللہ ہونے پر ایک لذیذ اور جدید ایمان عطا کیا - اور خود حضرت مخدوم الملتہ کی وقعت کو ہمارے دلون مین مستحکم کر دیا -

حضرت خلیفۃ اللہ کے لئے اس دن سے کہ مولوی صاحب پر عمل جراحی کیا گیا رات کا سونا قریبًا حرام ہوگیا - باوصفیکہ چوٹ لگنے اور بہت سا خون نکل جانے کیوجہ سے حضرت اقدس کو تکلیف تہی اور دوران سر کی بیماری کی شکایت تہی لیکن یہہ کرم النفس وجود ساری رات رب رحیم کے حضور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے لئے دعاؤن مین لگا رہا - اور سچ مچ اسکا مصداق ثابت ہوا -

چہ دستہا کہ نماید بروز کشتی و جنگ
بآن امید کہ نفسے مگر رہا باشد
ہمین است طائفہ برگزیدگان خدا
ہمین علامت شان از خدا نما باشد
بجنگ و حرب گذارند ہر دمے کہ بود
کہ تا حفاظت مردم ز فتنہ ہا باشد
بخیر و عافیت بگذرد شب اندر خواب
کہ پاسبانی ایشان بصد عنا باشد

یہہ ہمدردی اور ایثار ہر شخص مین نہین ہوسکتا - خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندون اور ماموروں کی ہی یہہ شان ہے کہ اپنی تکالیف کو بہی دوسرون کی تکالیف کے مقابلہ مین بہول جاتے ہین اور نہ صرف بہول جاتے بلکہ قریب بہ موت پہونچ جاتے ہین - لیکن ان دن کے دل مین کسی بندہ کے لئے خاص طور پر اضطراب اور قلق کا پیدا ہونا خود اس بندہ کی عظمت اور وقعت کو بہی ظاہر کرتا ہے + حضرت اقدس نصف شب سے آخر شب تک دعاؤن مین مصروف رہے اور اس اثنا مین مولوی صاحب ممدوح کے دروازہ پر آکر حال بہی پوچہا - ساری دنیا سوتی تہی مگر یہ خدا کا جری جاگتا تہا اپنے لئے نہین اپنی اولاد کے لئے نہین اپنے کسی ذاتی مقصد اور غرض کے لئے نہین صرف اس لئے کہ تا رحیم و کریم مولیٰ کے حضور اپنے ایک مخلص کی شفا کے لئے دعا کرے -

معزز ناظرین! مین سچ کہتا ہون اور خدا تعالےٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ خدا کے برگزیدہ رسول کا یہہ اضطراب اور قلق اپنے ایک خادم کے لئے ان ساری تکلیفون - اور مصائب کا انعام اور بدل ہوسکتا ہے جو اس کے دامن پکڑنے پر آئین اگر آئین - ماں باپ مین ایک ہمدردی ہوتی ہے اور کچھہ شک نہین وہ ذاتی ہوتی ہے لیکن یہ ایثار اور یہہ محبت جو خدا کے رسول اپنے مخلص خدام کے لئے ظاہر کرتے ہین اسکی نظیر دنیا کے کسی ماں باپ کی زندگی مین بہی نہین مل سکتی اور ہرگز نہین مل سکتی -

کیا یہ امر اس کی سچائی پر ایک وجدانی دلیل نہین؟ گہر کے اندر اسے کون دیکھتا ہے لیکن اس کی اندرونی اور بیرونی زندگی ایک ہی قسم کی واقع ہوئی ہے جو اس کی راستبازی اور منجانب اللہ ہونے پر زبردست دلیل ہے - اور سب سے بڑہ کر جو بات اس طرز زندگی سے معلوم ہوتی ہے وہ یہہ ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکے تصرفات پر کس قدر یقین اور ناز ہے اور دعا اور اسکے خارق عادت تاثیرون پر کیسی بصیرت ہے -

یہہ یقین اور بصیرۃ بجز ایسی حالت کے کہ اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہو کر خود اسکی آواز انسان نہ سن لے پیدا ہی نہین ہوسکتی + ورنہ وہ کیا بات ہے جو دس دس بارہ بارہ گہنٹون تک متواتر دعا کرتے ہوئے بہی انکو تہکا نہین سکتی - انسان ایک دعا کے لئے ہاتہہ اٹہاتا چند منٹ کے بعد تہک جاتا اور اسے الفاظ نہین ملتے آخر رہ جاتا ہے مگر خدا تعالےٰ کے حضور انکے لئے وہ کیا جذب اور مقناطیس ہے جو یہہ ایسا سلسلہ سخن دراز کرتے ہین کہ ختم ہونے مین نہین آتا - بیماری ضعف نقاہت کوئی اور امر انکو تہکاتا نہین الفاظ کی کمی انکو پست حوصلہ نہین کر سکتی! وہ جذب اور مقناطیس بجز اسکے اور کیا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ پر زندہ ایمان اور لذیذ ایمان ہوتا ہے دوسرون کی طرح اللہ تعالیٰ کو خیالی اور سماعی طور پر نہین مانتے بلکہ اس کو دیکھتے اور اس سے کلام کرتے اور جواب پاتے اس کی قدرتون کا مشاہدہ کرتے اور اس کے وراء الورا حسن اور احسان کیوجہ سے اسکی طرف کھچے جاتے اور اس کے حضور ہی لذت پاتے ہین -

مین یقینًا جانتا ہون کہ جو لوگ اس امر پر غور کرین گے کہ اتنی لمبی لمبی دعائین پہر ایک دن نہین ہر روز ایک شخص کرتا ہے اگر وہ اپنی دعاؤن کی قبولیت پر پورا اطمینان اور خدا تعالےٰ کے ساتہہ وفادارانہ تعلق نہین رکہتا تو اسے ایسی توفیق ہی کیونکر مل سکتی ہے اپنی دعاؤن پر قیاس کرو کہ وہ کتنی لمبی ہو سکتی ہین اور پہر اس پر غور کرو -

غرض

حضرت کئی رات بالکل نہین سوئے - جس سے طبیعت گو بہت مضمحل ہوگئی مگر اس اضمحلال نے آپ کو تہکایا نہین - ایک دن فرماتے تہے - کہ مین نے بہت دعا کی ہے اسقدر دعا کی ہے کہ اگر تقدیر مبرم نہین تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگی - پہر فرمایا کہ مین اللہ تعالےٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ کبہی اس قسم کا اضطراب اور فکر مینے اپنی اولاد کے لئے بہی نہین کیا نہ خود دعاؤن مین مصروف رہے بلکہ دوسرے خدام کو بہی خاص طور پر دعاؤن کے لئے تاکید فرماتے رہے یہانتک کہ رات کو بعض خدام کو بلا کر کہا کہ تم ساری رات دعائین کرو - اور اسطرح پر اپنے بہائی کی مدد کرو - مین الفاظ نہین لا سکتا جو اس نقشہ کو دکہاؤن اور کیونکر دکہاؤن مصور کا قلم بہی دکہا نہین سکتا - کہ آپ دعاؤن کی قبولیت پر کیسا ایمان رکہتے ہین اور اس کو کیسی اکسیر اپنے تجربہ سے مانتے ہین -

فرمایا مینے ہر چند چاہا کہ دو چار منٹ کیلئے ہی سو جاؤن مگر مین جانتا ہی نہین کہ نیند کہان چلی گئی - یہہ باتین آپ نے ایک روز صبح کو بیان فرمائین بعض خدام نے عرض کی کہ حضور اسوقت جا کر آرام کر لین - فرمایا یہ اپنے اختیار مین تو نہین مین کیونکر آرام کر سکتا ہون جب کہ میرے دروازہ پر ہائے ہائے کی آواز آتی ہے مین تو اس قلق اور کرب کو جو مولویصاحب کو ہوا دیکھہ ہی نہین سکتا (اللہ رے رقت قلب ایڈیٹر) اسلئے مین اوپر نہین گیا " پھر ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو اس کے متعلق مناسب ہدایتین فرماتے رہے اور تپ کے علاج کیطرف بہی توجہ دلائی - فرمایا کہ مین کونین اور کافور سمجہتا ہون وہ بہی دو تاکہ بخار رک جاوے -

غرض

آپ کو بہت درد اور کرب ہے مین یقینًا کہتا ہون کہ حضرت مخدوم الملتہ کو تو جو درد اور تکلیف ہے وہ ہے ہی لیکن حضرت خلیفۃ اللہ کو اس سے کہین زیادہ اور کہین بڑہ کر اسکا درد ہے - اس سے پہلے کئی مرتبہ آپ نے [illegible] فرمایا ہے کہ دیکہا نہین جاتا [illegible] ہو نہین سکتی جب تک دوسرے کے درد اور دکہہ کو مین اپنے پر نہ لے لون - وہ نظارہ اب دیکہا گیا ہے -

ان ایام مین جو رویا اور الہامات ہوئے وہ مین اس مضمون کے آخر مین درج کرون گا اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود مخدوم الملتہ کی حالت سے بہی ناظرین کو آگاہ کردون -

جس دن وہ پہوڑا چیرا گیا اور ڈاڑہ نکالی گئی - رات کو تکلیف رہی - صبح کے وقت اکثر احباب عیادت کے لئے گئے - ضعف اور نقاہت بہت تہی تاہم بڑے حوصلہ اور استقلال سے احباب کو مخاطب کیا اور فرمایا

خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ موت کا ذرا بہی خوف نہین وہ تو ایک پل ہے جس پر سے سب کو گذرنا ہے - اور ہمارے لئے تو ملاقات یار کا ذریعہ ہے مگر میرے دل مین یہ کرب ہے کہ خدمت دین کے لئے ایک مضمون شروع کیا تہا - وہ ابہی ناتمام ہے خدا کرے وہ پورا ہو جاوے - مین نے اپنے دل میں اس تکلیف اور گہبراہٹ کے وقت بہی نظر کی الحمد للہ مین یقین رکہتا ہون کہ خدا کا مسیح بالکل سچا اور راستباز ہے اور یہہ سلسلہ سچا سلسلہ ہے ہم نے اس کو قبول کرنے مین ذرا بہی اپنے نفس کو دہوکا نہین دیا - پہر خاکسار ایڈیٹر کو مخاطب کر کے